مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۲ اکتوبر بوقت ۳ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ منظر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے:-

جامعہ احمدیہ کی نئی مبلغین کلاس کے لئے طلباء کا انتخاب کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک بورڈ مقرر فرمایا ہے۔ جو جناب قاضی محمد اسلم صاحب لیکچرار گورنمنٹ کالج لاہور جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ اور جناب مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ پر مشتمل ہے۔ یہ بورڈ عنقریب طلباء کا انتخاب کرکے اپنی رپورٹ دفتر نظارت تعلیم و تربیت میں پیش کرنے والا ہے۔ امسال کل چودہ طلباء امید وار ہیں:-

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ مولوی احمد نور صاحب سیکھوانی مولوی فاضل جو میاں جمال الدین صاحب مرحوم کا پوتا تھا سات آٹھ ماہ تپ دق و سل بیمار رہنے کے بعد ۱۱ اکتوبر کو انتقال کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھایا۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں:-

حضرت مسیح موعود کی نظموں کے نازیبا طریق سے ریکارڈ تیار کرنے کے خلاف صدائے احتجاج

لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے غیر معمولی اجلاس منعقدہ ۷ اکتوبر میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز بالاتفاق پاس ہوئے:-

۱- احمدیہ پبلک قادیان کو یہ معلوم کرکے از حد صدمہ ہوا۔ کہ "دی گراموفون کمپنی لمیٹڈ بمبئی" نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض نظمیں گراموفون کے ریکارڈوں میں نہایت نازیبا طریقہ پر بھروائی ہیں یعنی اس کلام کو جو لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی خشیت پیدا کرنے کیلئے لکھا گیا۔ مزامیر کے ساتھ گا کر کھیل کے رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ تمام احمدی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام اور ہر ایک تحریر کو مقدس یقین کرتے ہیں۔ اور اس امر کو ہرگز گوارا نہیں کر سکتے۔ کہ ہمارے آقا کے مقدس کلام کی کسی طرح سے توہین کی جائے یا اسے کسی نازیبا طریقہ پر پبلک کے سامنے پیش کیا جائے۔ اس لئے ہم گورنمنٹ سے پُر زور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ وہ ایسے ریکارڈوں کو ضبط قرار دے کر ان کی فروخت فوراً بند کر دے:-

۲- قرار پایا۔ کہ ریزولیوشن کی نقول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ۔ ناظر صاحب امور عامہ۔ گورنمنٹ۔ احمدیہ پریس۔ اور کمپنی مذکور کو بھجوائی جائیں:-

جنرل سکرٹری لوکل انجمن احمدیہ۔ قادیان۔

جماعت احمدیہ فلسطین کی طرف سے شاہ عراق کی وفات پر تعزیت کے تار

ملک معظم غازی والئی عراق اور جناب امیر شرق الاردن کی طرف سے شکریہ

ملک معظم فیصل الاول شاہ عراق کی سوئٹزرلینڈ میں ناگہانی وفات سے تمام بلاد عربیہ میں غیر معمولی غم و حزن چھا گیا۔ جماعت احمدیہ فلسطین نے اس حادثہ پر عراق کے سابق ولیعہد اور موجودہ فرمانروا شاہ غازی اور شاہ فیصل کے بڑے بھائی امیر عبداللہ کی خدمت میں تعزیت کے تار ارسال کئے۔ جن کے جواب میں دونوں کی طرف سے شکریہ نامے موصول ہوئے عمان سے جناب امیر معظم کے پرائیویٹ سکرٹری بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں:۔

الشیخ ابو العطاء الاحمدی حیفا

سموہ العالی یشکرکم۔ محمد الهجیس

یعنی امیر شرق الاردن آپ کا شکریہ ادا فرماتے ہیں ؛

بغداد سے جلالۃ الملک کے پرائیویٹ سکرٹری تحریر فرماتے ہیں:۔

"الجماعۃ الاحمدیۃ حیفا فلسطین

امرنی ان اعرب لکم عن شکر مولای حضرت صاحب الجلالۃ الملک المعظم علی برقیتکم المؤرخۃ فی ۱۴۔ ایلول ۱۹۳۳ المتضمنۃ تعزیتکم بوفات جلالۃ عاهل العرب الاکبر الملک فیصل الاول المعظم داعیاً لکم طول البقاء و دوام الاقبال۔ علی جودت الایوبی۔ سکرتیر صاحب الجلالۃ الخاص"؛

یعنی شاہ عراق فیصل الاول کی وفات پر آپ کے برقیہ تعزیت مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۳۳ء کے متعلق مجھے حکم دیا گیا ہے۔ کہ میں آپ تک صاحب الجلالۃ ملک معظم کا شکریہ پہونچا دوں۔ میری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی زندگی اور ہمیشہ اقبال عطا فرمائے۔ پرائیویٹ سکرٹری شاہ عراق۔

فلسطین کے اخبارات "الجامعۃ الاسلامیۃ" اور "فلسطین" نے ہمارے تار اور ان کے جوابات شائع کئے ہیں ؛

خاکسار:۔ ابو العطاء الجالندھری۔ حیفا فلسطین

یوم التبلیغ کے دن ندائے ایمان نمبر ۴

ہر ایک احمدی مرد و عورت بوڑھے بچے کے ہاتھ میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے یوم التبلیغ کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے نہایت ہی قیمتی اوقات میں سے وقت نکال کر یوم التبلیغ کے لئے ندائے ایمان نمبر ۴ کا مسودہ کل مجھے طبع کرانے کے لئے بھیجا ہے جس میں نہایت لطیف پیرایہ میں حقیقت کو آشکار کیا گیا ہے۔ اس کی طباعت وغیرہ کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ یہ ندائے ایمان بصورت دو ورقہ اور پوسٹر علیحدہ علیحدہ طبع کیا جائیگا اس لئے سکرٹریان تبلیغ جماعت ہائے انصار اللہ کے ذریعہ مقامی اور مضافات کی اشاعت کو مدنظر رکھتے ہوئے جس قدر تعداد کی ان کو ضرورت ہو۔ اس سے ۱۸۔ اکتوبر سے پہلے پہلے اطلاع دیں۔ تا میں یوم التبلیغ کے موقعہ پر ندائے ایمان انہیں بھیج سکوں ؛

ندائے ایمان نمبر ۴ دو ورقہ اور دیواروں پر چسپاں کرنے کے لئے اشتہار کی صورت میں ہوگا۔ جس قسم کا آپ کو ضرورت ہو۔ ۸ روپیہ سینکڑہ کے حساب سے منگوا لئے جائیں ؛

ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان۔

چندہ جلسہ سالانہ بھجوانے میں عجلت فرمائیں

چندہ جلسہ سالانہ کی تحریک آخر اگست ۱۹۳۳ء میں شائع ہو چکی ہے۔ عہدہ داران جماعت اور احباب نے جس رفتار سے چندہ جلسہ بھجوانے کی ضرورت ہے۔ بھجوانا شروع نہیں کیا۔ یہ امر ظاہر ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کے لئے سامان از قسم خورونوش کا اب ارزانی کے وقت انتظام نہ کیا گیا۔ تو پھر تاخیر میں اشیاء کے گراں نرخ پڑنے سے اخراجات جلسہ اندازہ سے بڑھ جائینگے اس لئے اگر کافی روپیہ چندہ جلسہ سالانہ کا دو ہفتہ کے اندر مہیا نہ ہوا۔ تو اجناس وغیرہ کی خریداری۔ اور دیگر انتظام جلسہ کا کام شروع نہ کیا جا سکے گا۔ اس لئے احباب چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کا بسرعت انتظام کریں۔ اور روپیہ فراہم کر کے بھجوائیں۔ ہر ایک احمدی کی شرح کے مطابق جو ۱۵ سے ۲۰ فیصدی ایک ماہ کی آمد پر مقرر کیا گیا ہے۔ وصول کیا جائے ؛

ناظر بیت المال۔ قادیان۔

احراریوں کی ایک غلط بیانی

کی

تردید

"ملاپ" مورخہ ۱۲ اکتوبر میں شائع ہوا ہے۔ کہ "قادیان میں بھی مجلس احرار قائم کر دی گئی ہے جس کا دفتر مباہلہ بلڈنگ میں رکھا گیا ہے۔ والنٹیئر کور بھی قائم ہو گئی ہے۔ اور والنٹیروں کے کھانے وغیرہ کا انتظام بھی دفتر ہی میں فی الحال کیا گیا ہے۔"

جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ یہ خبر درست نہیں ہے۔ قادیان میں نہ تو کوئی مباہلہ بلڈنگ ہے۔ اور نہ ہی مجلس احرار کا کوئی دفتر اور والنٹیر کور نظر آتی ہے اگر مباہلہ بلڈنگ سے وہ جگہ مراد ہو۔ جہاں مستریان اخبار مباہلہ قادیان کی رہائش کے دنوں میں مالکان کی عطا کردہ زمین میں رہتے تھے۔ تو یہ درست نہیں۔ کیونکہ مستری لوگ کئی سال ہوئے۔ اس جگہ کو چھوڑ کر قادیان سے چلے گئے ہیں۔ اور بوجہ بے آبادی اور ویرانی اس کی عمارت گر گرا کر منہدم ہو چکی ہے۔ اور اب یہ جگہ حسب دستور مالکان کے قبضہ میں ہے ؛

ضروری عرضداشت

یوم التبلیغ کے موقعہ پر احمدیہ فیلوشپ آف یوتھ کی طرف سے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک نہایت مفید ٹریکٹ جو ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی اے کا لکھا ہوا ہوگا شائع کیا جائے گا۔ کاغذ لکھائی چھپائی نہایت عمدہ ہوگی۔ اور قیمت مع محصول ڈاک ایک روپیہ سینکڑہ لی جائے گی۔ خاکسار محمد ابراہیم ناصر۔ ۳۶ ایمپرس روڈ۔ احمدیہ ہوسٹل۔ لاہور ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۴۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

ہندو اخبارات کا رویہ جماعت احمدیہ کے متعلق

مسلمانوں کے پولیٹکل اتحاد میں رخنہ اندازی کی کوشش

عجیب رویہ

یہ بات نہایت عجیب معلوم ہوتی ہے۔ کہ متعصب ہندو اخبارات اور ہندو لیڈر ایک طرف تو جماعت احمدیہ کو دشمنِ اسلام قرار دیتے ہیں۔ اسلام کو دنیا کے سامنے غلط پیرایہ میں پیش کرنے والی بتاتے ہیں۔ حتے کہ یہ کہتے ہوئے بھی ذرا انہیں شرماتے۔ کہ "خالص اسلام کے رو سے احمدی کافر ہیں۔ اور ایک لحاظ سے ہندوؤں سے بڑھ کر کافر ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے تئیں مسلمان جتلا کر اسلام کو دنیا کے سامنے غلط پیرایہ میں پیش کرتے ہیں۔" (پرتاپ ۵ر اکتوبر) قطع نظر اس سے کہ دیانند جی کے پُر جوش چیلے اسلام کے مسلمہ دشمن اور مسلمانوں کے مشہور بدخواہ "پرتاپ" کے مہاشہ کرشن جی کو "خالص اسلام" سے کیا نسبت۔ اور انہیں احمدیوں کو کافر قرار دینے کا کیا حق حاصل ہے۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ وہ جماعت احمدیہ کو ہندوؤں سے بھی بڑھ کر دشمنِ اسلام قرار دینے کی کوشش میں مصروف نظر آتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف جب بھی ان مسلمانوں میں جنہیں ہندو "خالص اسلام" کے حامل ظاہر کرتے ہیں۔ اور جماعت احمدیہ میں کسی مسئلہ کے متعلق اختلاف دیکھتے ہیں تو تمام کے تمام ہندو جماعت احمدیہ کے مقابلہ میں اس کے مخالفین کی ہر قسم کی حمایت اور تائید کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

ہندوؤں کی اسلام دشمنی کا تقاضا

حالانکہ ہندوؤں کی اسلام دشمنی کا تقاضا یہ ہونا چاہیئے تھا کہ جب وہ جماعت احمدیہ کو اپنے سے بڑھ کر اسلام کی دشمن اور مسلمانوں کی بدخواہ قرار دیتے ہیں۔ تو وہ اسلام کو مٹانے اور مسلمانوں کو نقصان پہونچانے کے منصوبوں کو پورا کرنے میں جماعت احمدیہ کو اپنا ممد و معاون سمجھ کر اس کی حمایت کرتے۔ نہ کہ اس کے خلاف کھڑے ہو جاتے۔

جماعت احمدیہ کی مخالفت کی وجہ

مگر ان کا جماعت احمدیہ کی ہر ممکن طریق سے مخالفت کرنا۔ اور اس کے مخالف مسلمانوں کی تائید میں کھڑا ہونا بتاتا ہے۔ کہ وہ حقیقت میں جماعت احمدیہ کو خالص اسلام کی محافظ۔ اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے والی جماعت یقین کرتے ہیں اسی لئے وہ اپنی ساری مخالفانہ کوششیں اس کے خلاف صرف کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اور عام مسلمانوں کی تائید و حمایت کرنے میں بھی ان کی یہی غرض ہوتی ہے۔ کہ وہ اسلام کی حقیقی خادم۔ اور مسلمانوں کی اصلی محافظ جماعت کے اندرونی مخالفین کی پیٹھ ٹھونک کر اسے نقصان پہونچائیں۔ اور اس طرح اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اپنے ناپاک ارادوں اور اپنی شرمناک کوششوں کو کامیاب بنانے میں ان کو آلۂ کار کے طور پر استعمال کریں۔

اشتعال دلانے کی کوششیں

اسی مقصد و مدعا کو پیش نظر رکھ کر وہ آئے دن جماعت احمدیہ کے خلاف مختلف رنگوں میں ان کوتاہ اندیش مسلمانوں کو اشتعال دلانے۔ اور انہیں مخالفت پر آمادہ کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں جن کے متعلق سمجھتے ہیں۔ کہ انہیں اپنی جھوٹی ہمدردی و خیر خواہی کے جال میں پھنسا کر اندرونی فتنہ و فساد کے لئے کھڑا کر سکتے ہیں۔ تاکہ اس طرح مسلمانوں کو بیرونی حملوں کی مدافعت کے ناقابل بنا دیں۔ اور انہیں زیادہ سے زیادہ نقصان پہونچا سکیں اگرچہ اس قسم کی فتنہ انگیزیاں ہندوؤں کی طرف سے ایک عرصہ سے جاری ہیں۔ لیکن اب ان میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

اخبار "پرتاپ" کا مضمون

چنانچہ اخبار پرتاپ (۵ر اکتوبر) نے ایک خاص لیڈنگ آرٹیکل اسی غرض سے سپرد قلم کرتے ہوئے اسے ان الفاظ سے شروع کیا ہے

"یہ سوال اس وقت تک حل ہونے میں نہیں آیا۔ کہ احمدی مسلمان ہیں۔ یا نہیں۔ اور کہ انہیں مسلمانوں کی پولیٹکل جماعتوں میں شامل کیا جائے۔ یا نہ؟"

ظاہر ہے کہ یہ سوال جس کے حل کے متعلق "پرتاپ" نے اس قدر بے تابی کا اظہار کیا ہے۔ کلیتہً مسلمانوں سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ ابھی تک حل ہوا ہے۔ یا نہیں۔ اس کا کسی غیر مسلم کو کیا فکر۔ لیکن ہندو چونکہ چاہتے ہیں۔ کہ مسلمان اپنی اندرونی الجھنوں میں مبتلا رہ کر ان کے مقابلہ میں اپنی حفاظت اور ترقی کی طرف اجتماعی طور پر متوجہ نہ ہو سکیں۔ اور نہایت نازک حالات میں اپنے سیاسی مفادوں کو نظر انداز کر کے آپس میں دست و گریبان ہوتے رہیں۔ اس لئے وہ یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ "احمدی مسلمان ہیں یا نہیں"۔ اور کوشش کر رہے ہیں۔ کہ مسلمانوں کو کسی مشترکہ مقصد و مدعا کے لئے بھی متفق نہ ہونے دیں۔

ہندوؤں کے مذہبی اختلافات

ہندو یہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ مذہبی لحاظ سے خود ان میں جس قدر اختلافات ہیں۔ ان کے مقابلہ میں احمدیوں اور غیر احمدیوں میں عشر عشیر بھی نہیں۔ وہ ایسے لوگوں کو بھی ہندو ہی سمجھتے ہیں۔ جو ویدوں کو دور از عقل و فکر قصے کہانیوں کا مجموعہ قرار دیتے ہیں۔ اور جو مذہبی رسم و رواج میں زمین و آسمان کا اختلاف رکھتے ہیں حتےٰ کہ وہ اچھوتوں کو بھی جنہیں ان کا مذہب انسانیت کا معمولی سے معمولی درجہ دینے کے لئے بھی تیار نہیں۔ اپنا گوشت پوست بتاتے ہیں لیکن چونکہ انہیں یہ گوارا نہیں۔ کہ مسلمان ان کے مقابلہ میں متفق و متحد ہو سکیں۔ اس لئے وہ اختلاف عقائد کی بنا پر انہیں جنگ و جدال میں مبتلا رکھنا چاہتے ہیں۔

مسلمانوں کا جواب

ہندوؤں کی اس غرض و غائت کو سمجھنے اور اتحاد و اتفاق کی قدر و قیمت جاننے والے مسلمان ایسے فتنہ انگیز ہندوؤں سے کہہ سکتے ہیں: "احمدی مسلمان ہیں یا نہیں" اس کا آپ کو کیا فکر۔ اور اس سوال کو حل کرانے کی آپ کو کیا ضرورت ہے؟ کیا آپ نے یہ طے کر لیا ہے۔ کہ ہندوستان کے وہ کروڑوں انسان جنہیں آپ کے دھرم نے اچھوت ایسا نفرت انگیز نام دے رکھا ہے۔ ہندو ہیں آپ لوگوں جیسے ہی ہندو۔ اور انہیں وہ تمام مذہبی حقوق حاصل ہیں جو ہندو دھرم کے رو سے ہر ایک ہندو کے لئے مقرر ہیں۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ گاندھی جی کئی بار اس غرض کے لئے خودکشی کے ارتکاب کی کوشش کر چکے۔ مگر اس کا کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ تو آپ کو اس طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور اپنے ماتھے سے کلنک کے اس ٹیکہ کو دور کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ نہ کہ مسلمانوں کے اندرونی معاملات کے متعلق کسی قسم کی مداخلت کرنی چاہیئے۔ جس کی غرض سوائے فتنہ پردازی کے اور کچھ نہیں ہو سکتی۔

"پرتاپ" کی فتنہ آرائی

اس شرارت کا اندازہ "پرتاپ" کے اسی مضمون سے بآسانی لگایا جاسکتا ہے۔ جس کا اُوپر ذکر کیا جاچکا ہے۔ "پرتاپ" کو جس بات نے اس سوال کے اٹھانے کے لئے مجبور کیا۔ وُہ اسی کے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ

"پچھلے دنوں ڈاکٹر اقبال اور سید محسن شاہ کی طرف سے اخبارات میں ایسی تحریریں شائع ہوئیں۔ جن سے صاف ثابت ہوتا تھا۔ کہ پولیٹیکل اغراض کے لئے وُہ احمدیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ مذہبی طور پر سمجھیں یا نہ سمجھیں۔ پچھلے دنوں نواب محمد یار خاں دولتانہ کا ایک مکتوب اخباروں میں شائع ہوا۔ جس میں انہوں نے مرزائیوں کو مسلمان قرار دیا۔ اور چودھری ظفر اللہ خاں کی خوب تعریف کی"۔

گویا "پرتاپ" اور دوسرے ہندوؤں کے لئے جو بات ناگوار بلکہ ناقابل برداشت ہے۔ وُہ احمدیوں اور غیر احمدیوں کا پولیٹیکل اتحاد اور سیاسی مقاصد کے لئے اتفاق ہے۔ لیکن چونکہ سیاسی لحاظ سے ان کے لئے ناممکن ہے۔ کہ وُہ اس میں کسی قسم کی رخنہ اندازی کرسکیں۔ اس لئے مسلمانوں کے پولیٹیکل اتحاد کو توڑنے کی کوشش کرتے ہُوئے اختلاف عقائد کا سوال اٹھایا گیا ہے۔

مولوی حبیب الرحمن صاحب کی آڑ

اور مولوی حبیب الرحمن صاحب لدھانوی کی آڑ لے کر جنہیں مسلمانوں کے پولیٹیکل معاملات میں کچھ بھی قدر و وقعت حاصل نہیں۔ اور جو مسلمانوں میں افتراق و انشقاق پیدا کرنے میں خاص شہرت رکھتے ہیں۔ "پرتاپ" لکھتا ہے:۔

"میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں۔ کہ یہ معاملہ یہاں کیسے ختم ہوسکتا ہے۔ مولانا حبیب الرحمن تو کہتے ہیں۔ کہ مرزائی مسلمان نہیں۔ اس لئے نہ صرف وُہ کسی مرزائی کو آگے نہ ہونے دیں گے بلکہ ایسے مسلمان کو بھی نہیں۔ جو مرزائیوں کو کافر نہ سمجھتا ہو"۔

الفاظ مذکورہ بالا سے ظاہر ہے۔ کہ "پرتاپ" نے مولوی حبیب الرحمن صاحب کو اپنا آلہ کار بناتے ہُوئے ان کا ذکر ایسے رنگ میں کیا ہے۔ کہ گویا ہندوستان میں سیاہ و سفید کے تمام اختیارات انہی کے ہاتھ میں ہیں۔ وُہ جو کچھ کہدیں کسی کی مجال نہیں۔ کہ اس کا انکار کرسکے۔ سارا ہندوستان ان کی مٹھی میں ہے۔ "اس لئے وُہ نہ صرف کسی مرزائی کو آگے نہ ہونے دینگے۔ بلکہ ایسے مسلمان کو بھی نہیں۔ جو مرزائیوں کو کافر نہ سمجھتا ہو"۔ حالانکہ مولوی صاحب موصوف کی جو حقیقت ہے۔ اس سے "پرتاپ" بھی ناواقف نہیں ؛۔

"پرتاپ" کے سوال کی غرض

"پرتاپ" اس قسم کے اوچھے ہتھیاروں سے کام لیتا ہوا مزید لکھتا ہے:

"سوال یہ نہیں۔ کہ احمدیوں کو مسلمانوں کی پولیٹیکل جماعتوں میں لیا جائے۔ یا نہ۔ بلکہ یہ کہ احمدی مسلمان ہیں۔ یا نہیں۔ اس سوال پر مسلمانوں میں دو فریق ہیں۔ ایک وُہ جو انہیں مسلمان مانتا ہے۔ اور دُوسرا وُہ جسے ان کے مسلمان ہونے سے انکار ہے۔ پہلا ہندوؤں کے مقابلہ میں ان کے تعاون سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ دُوسرا کسی شرط پر بھی اس کے لئے تیار نہیں۔ پہلا دین پر دُنیا کو مقدم سمجھتا ہے۔ دوسرا دین کو دُنیا پر فوقیت دیتا ہے"۔

ان الفاظ میں "پرتاپ" نے نادانستہ طور پر یہ ظاہر کردیا ہے۔ کہ وُہ کیوں مسلمانوں کو اس "سوال" میں اُلجھانا چاہتا ہے۔ "کہ احمدی مسلمان ہیں۔ یا نہیں" اور وُہ کیوں ان لوگوں کی تائید و حمایت میں اتنا زور لگا رہا ہے۔ جو مسلمانوں کے پولیٹیکل اتحاد کے خلاف شور و شر کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے کہ مسلمانوں کے پولیٹیکل اتحاد کے خواہاں "ہندوؤں کے مقابلہ میں احمدیوں کے تعاون سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں"۔ یہ ہے اصل وجہ جماعت احمدیہ کے خلاف "پرتاپ" اور دوسرے ہندو اخبارات کے فتنہ و شرارت پھیلانے کی۔ یعنی وُہ چاہتے ہیں۔ کہ ہندوؤں کے مقابلہ میں مسلمان احمدیوں کے تعاون سے فائدہ نہ اٹھا سکیں۔ یہ غرض وُہ مسلمانوں کو مذہبی اختلافات میں مبتلا کرکے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور اسی لئے ان لوگوں کے متعلق جن سے انہیں اپنے مقصد میں امداد حاصل ہونے کی توقع ہے۔ یہ کہہ رہے ہیں۔ کہ وُہ دین کو دُنیا پر فوقیت دیتے ہیں۔ اور جنہیں اپنے رستہ میں حائل سمجھتے ہیں۔ انہیں دین پر دُنیا کو مقدم کرنے والے بتا رہے ہیں ؛۔

مسلمان اور "پرتاپ"

لیکن "پرتاپ" اور اس کے ہم خیال ہندوؤں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ اسلام کے متعلق وُہ بغض اور عداوت جو رشی دیانند جی نے اپنے چیلوں کے سینوں میں بھر دیا ہے۔ اور جس میں سے "پرتاپ" کے مہاشے کرشن کو بھی کافی حصہ ملا ہے۔ اسے پیش نظر رکھتے ہُوئے ہر مسلمان اس بات پر فخر کرے گا۔ کہ اس کے طریق عمل کو مہاشہ جی نے دین پر دُنیا کو مقدم قرار دیا ہے۔ اور بعض مسلمان کہلانے والوں کے متعلق مہاشہ جی کے یہ الفاظ سُنکر کہ انہوں نے "دین کو دُنیا پر فوقیت دی" ندامت اور شرم سے جھک جائے گا۔ کیونکہ مہاشہ جی کی نگاہ میں اپنے سوامی کی تعلیم کے زیر اثر جو دین ہے۔ وُہ محض ضلالت۔ اور کھُلی گمراہی ہے ؛۔

مُسلمانوں کو سیاسی اتحاد کی ضرورت

مُسلمانوں میں ایسے لوگوں کی تو پہلے ہی کمی نہیں تھی۔ جو اختلاف عقائد کے متعلق دوستانہ تبادلۂ خیالات کرنے کی بجائے اسے جنگ و جدل کا بہانہ اور ایک دوسرے کی تخریب کا باعث بنانے سے دریغ نہیں کرتے۔ لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ ایسے ہی لوگوں کی عادت حرب و پیکار نے سیاسی معاملات میں بھی بہت سی مشکلات اور اُلجھنیں پیدا کردی ہیں۔ حتےٰ کہ "زمیندار" جو ہمیشہ کسی نہ کسی اسلامی فرقہ کو مدمقابل قرار دے کر باہمی کشمکش کا بازار گرم رکھنا اپنے اغراض خصوصی کے لئے ضروری سمجھتا ہے۔ وُہ بھی چیخ اٹھا ہے۔ چنانچہ "مسلمانانِ ہند کی حاضرہ سیاست کا ایک بہت بڑا عیب" کے عنوان سے ۲۸ ستمبر کے پرچہ میں لکھتا ہے:۔

"اس افسوسناک صورت حال کی طرف کہ آجکل مسلمانوں کی سیاسی انجمنوں میں دوعملی یا تشتیہ پرستی کا مرض ترقی پذیر ہے ہم اپنے بہرہ شذرات میں ایک سے زیادہ مرتبہ مجمل سا اشارہ کرچکے ہیں ..... کس قدر افسوس اور کس قدر ندامت کا مقام ہے۔ کہ اس وقت مسلمانانِ ہند کی گنتی کی چند سیاسی انجمنیں اکھاڑوں میں بٹی ہوئی ہیں۔ اور محض نام یا لیبل کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ نبرد آزما ایک دوسرے کے ساتھ دست و گریباں۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ رسن کشاں نظر آرہی ہیں۔ جمعیۃ العلمائے ہند کے مقابلہ میں دگر خیال کے مولوی صاحبان کی جو انجمن قائم کی جاتی ہے۔ اس کیلئے رُوئے زمین پر جمعیۃ مرکزیہ علمائے ہند کے سوا کوئی اور نام ہی نہیں ملتا۔ اور کوشش کی جاتی ہے۔ کہ کہیں دُوسر خطاب کا پر جو جمعیۃ العلمائے ہند کی اصطلاح میں موجُود ہے۔ کسی فریق کی دستار فضیلت سے چھن نہ جائے۔ مسلم لیگ کو لیجیئے۔ وہاں بھی بڑے نام کے بُت کی پرستش کے اس شوق نے مسلم لیگی ذہنیت رکھنے والے اصحاب فکر و عمل کو دو حصوں میں منقسم کر رکھا ہے"۔

"زمیندار" نے اور بھی کئی ایک انجمنوں کا ذکر کیا ہے۔ اور آخر میں لکھا ہے۔ "اگر اختلاف عقائد کی بناء پر کسی جماعت کو الگ مجلس قائم کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ وُہ پُرانے نام پر چھاپا مارنے کو بھی اپنا مقصد و مدعا قرار دے لے۔ اور اپنی تمام تر مساعی اسی کے حصول کے لئے صرف کرنے لگے۔ کیا یہ نہیں ہوسکتا۔ کہ ایسے اصحاب اپنی انجمن کے لئے کوئی نیا نام وضع کرلیں"۔

اگرچہ یہ بات افسوسناک ہے۔ کہ "زمیندار" نے ان لوگوں کو جنہوں نے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے نام پر چھاپہ مار کر اپنی نئی انجمن کے لئے یہی نام تجویز کیا۔ نہ صرف یہ مشورہ نہ دیا۔ کہ "ایسے اصحاب اپنی انجمن کیلئے کوئی نیا نام وضع کرلیں" بلکہ بڑے زور شور کے ساتھ ان کی ایسی حرکت کی جسے اب وُہ خود بے جا اور غیر معقول قرار دے رہا ہے۔ بڑے زور شور سے تائید کی۔ تاہم مسلمانوں کی مختلف سیاسی انجمنوں کی جو حالتِ زار اس نے پیش کی ہے۔ وُہ نہایت ہی رنج افزا ہے۔ ان حالات میں بھی جو لوگ مسلمانوں کے سیاسی اتحاد میں رخنہ اندازی کرتے ہیں۔ اور غیر مسلموں کا آلہ کار بن کر فتنہ و شرارت پیدا کرتے ہیں۔ ان کے متعلق بآسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ کہ وُہ اسلام اور مسلمانوں کے کتنے بڑے دشمن ہیں؛۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ جب تک مسلمان اندرونی اور بیرونی فتنہ پردازوں کی فتنہ انگیزیوں کو ناکام نہ بنادیں گے۔ اور متحدہ مقاصد کے مقابلہ میں ان کی کوئی پرواہ نہ کریں گے۔ اسوقت تک ان میں سیاسی اتحاد قائم نہیں ہوسکے گا ؛

احمدیت کے خلاف "سیاست" کا سلسلہ مضامین

(۱۰)

جناب سید صاحب کی چھٹی دلیل کی حقیقت

سید صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے (نعوذ باللہ) جھوٹے ہونے کی چھٹی دلیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"میرے عقیدہ کے مطابق احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم النبیین تھے۔ مرزائی صاحبان بھی حضور ممدوح کی شان میں خاتم النبیین کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ مگر مجھے علی وجہ شہادت علم ہے۔ کہ خاتم النبیین کا جو مفہوم عام مسلمانوں کے ذہن میں موجود ہے۔ وہ احمدی جماعت کے مفہوم ذہنی سے کوسوں دور ہے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے۔ کہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں۔ کہ حضور سرور کائنات فداہ امی وابی کے بعد کوئی ظلی، بروزی، صاحب شریعت یا بغیر شریعت نبی مبعوث نہیں ہو سکتا۔ اس کے برعکس احمدی جماعت مرزا صاحب کی نبوت کی قائل ہے۔ اور خود مرزا صاحب مدعی نبوت ہیں۔ لہٰذا میرے لئے تحریک قادیان قابل قبول نہیں - - - - - - - - - - -

- - - مجھے علم ہے۔ کہ مرزائی صاحبان خاتم النبیین کے متعلق لفظی نزاع کے لئے ہر وقت بحث وجدال کے لئے تیار رہتے ہیں۔ لیکن میں اس جھگڑے کو غیر ضروری سمجھتا ہوں۔ اور اس پر بحث کرنا گناہ جانتا ہوں۔ حضرت امام الاعظم رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ کہ کسی مدعی نبوت سے دلیل یا ثبوت طلب کرنا کفر ہے۔ اس لئے کہ اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ سائل مفتخر بنی نوع آدم و باعث تخلیق عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد امکان نبوت کو صحیح سمجھتا ہے۔ کاش ہمارے علمار کرام اس ارشاد سے فائدہ اٹھاتے اور مرزا صاحب سے نہ الجھتے۔ - - - - - میں اس وجہ سے بھی اس بحث سے گریز کرتا تھا۔ اور اب بادل نخواستہ اس بحث پر اظہار خیال کر رہا ہوں۔ تو اس کی ذمہ واری دوسروں پر ہے۔ - - - - - - - - - خاتم النبیین کے الفاظ پر اس لئے بھی بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ حضور کے بعد بعثت انبیاء کے انقطاع کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ آج تک کوئی نبی مبعوث ہی نہیں ہوا"

خاتم النبیینؐ کے معنی

سید صاحب کا یہ خیال ایک حد تک درست ہے۔ کہ ہمارے نزدیک خاتم النبیینؐ کے وہ معنے نہیں۔ جو عوام اس سے سمجھتے ہیں۔ عوام کے مذہبی عقائد کی بنیاد ہمیشہ سنی سنائی باتوں پر ہوتی ہے۔ اور چونکہ انہوں نے ہر مسئلہ کے مالہٗ وما علیہ کی پوری تحقیق نہیں کی ہوتی۔ اس لئے اس کے تمام پہلوؤں سے واقف نہیں ہوتے۔ علمار عوام کی آسانی کی خاطر ایک بات کو اجمالی اور عمومی رنگ میں بیان کر دیتے ہیں۔ اور اس کی باریکیوں سے قطع نظر کرتے ہیں ؂

آیت خاتم النبیینؐ کے جو معنے عوام کے نزدیک مشہور ہیں۔ اور جو یہ ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نبی نہیں آسکتا۔ وہ اس اعتبار سے درست ہیں۔ کہ حضورؐ کے بعد اب کوئی تشریعی نبی نہیں آسکتا۔ النبیین کا ال نحو کی رو سے عہد کے لئے ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایک خاص قسم کی نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ختم ہو گئی۔ اور آپؐ کے بعد شریعت لانے والا نبی نہیں آسکتا۔ علماء عوام کو سمجھانے کے لئے یہی معنی بیان کرتے رہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نبوت بند ہے مگر تشریعی، غیر تشریعی اور ظلی، بروزی کا فرق چونکہ ہر شخص بآسانی سمجھ نہیں سکتا۔ اس لئے علمار نے عوام کے سامنے اس کی تشریحات سے قطع نظر کی۔ اور نہ ہی وقت اور ضرورت کے لحاظ سے اس کی وضاحت کرنے کی کوئی حاجت سمجھی۔ ہاں ان کی تالیفات اور تصنیفات میں ان امتیازات کو اہل علم کے افادہ کے لئے بیان کیا گیا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد غیر تشریعی نبوت کے جاری ہونے کو بلا استثنا گزشتہ سب مسلم بزرگوں اور علمار نے تسلیم کیا ہے مگر اس کے خلاف کوئی بھی ایسی شہادت پیش نہیں کی جا سکتی جس میں نبوت غیر تشریعی کے بند ہونے کا ذکر ہو۔ پس آیت خاتم النبیینؐ کا جو مفہوم عوام میں مشہور ہے۔ اس سے گو کلیۃً ہم متفق نہیں۔ تاہم اس حد تک ہم ان سے اتفاق رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نبوت تشریعی بند ہے۔ اب اختلاف صرف یہ باقی رہ جاتا ہے۔ کہ آیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نبوت غیر تشریعی جاری ہے یا بند

نبوت غیر تشریعی بند نہیں

ہمارے نزدیک نبوت غیر تشریعی یا نبوت بروزی جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوےٰ کیا ہے۔ اور جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے افاضۂ روحانیہ سے مستفیض ہو کر کوئی شخص مقام نبوت یعنی خدا تعالےٰ سے کثرت مکالمہ و مخاطبہ کا شرف حاصل کرے۔ جاری ہے۔ لیکن ہمارے غیر احمدی دوستوں یا باصطلاح سید صاحب عام مسلمانوں کے نزدیک یہ بھی نبوت تشریعی کی طرح بند ہے۔ جب میں یہ کہتا ہوں۔ کہ نبوت غیر تشریعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد غیر احمدی دوستوں کے نزدیک بند ہے۔ تو اس سے میری مراد یہ ہے۔ کہ جب وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوےٰ پر بحث کے لئے ہمارے مقابل پر آتے ہیں۔ تو وہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ان کے نزدیک یہ نبوت بند ہے۔ گو عقیدہ ان کا بھی ہماری طرح یہی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نبوت غیر تشریعی جاری ہے ؂

مسیح موعودؑ کے نبی ہونے پر اتفاق

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے امت محمدیہ کو اپنے بعد جس مسیح موعودؑ کی آمد کی بشارت دی ہے۔ اس کو حضور نے چار دفعہ صحیح مسلم کی ایک روایت میں نبی اللہ کہہ کر پکارا ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ کوئی مسلمان مسلمان کہلاتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کی تکذیب کی جرأت نہیں کر سکتا اور یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ مسیح موعودؑ نبی نہ ہو گا۔ دوسری طرف قرآن مجید کی رو سے یہ ماننا بھی ضروری ہے۔ کہ اب کوئی نئی شریعت نہیں آسکتی۔ لہٰذا مسیح موعودؑ کو نبی ماننے کی یہی ایک صورت باقی رہ جاتی ہے۔ کہ اسے نبی غیر تشریعی مانا جائے۔ اور اس تطبیق کے سوا اور کوئی تطبیق کی صورت ممکن ہی نہیں۔ اسی لئے پہلے بزرگان امت مثلاً مشہور محدث ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے موضوعات کبیر صہ۵۸ و صہ۵۹ میں اور حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوحات مکیہ جلد ۲ صہ۳ میں اور ان کے علاوہ اور بھی بہت سے بزرگوں نے بالتصریح اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نبوت غیر تشریعی جاری ہے۔ اور مسیح موعودؑ غیر تشریعی نبی ہو گا۔ پس اس لحاظ سے کہ ہمارے غیر احمدی دوست بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ایک غیر تشریعی نبی کی آمد کے قائل ہیں۔ ہم میں اور ان میں نبوت مسیح موعودؑ کے متعلق عقیدہ کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں رہ جاتا۔ پھر نہ معلوم وہ ہمارے ساتھ کیوں ختم نبوت کے معنوں میں جھگڑا کرتے۔ اور یہ کہتے ہیں۔

کہ "مرزا صاحب چونکہ مدعی نبوت ہیں۔ لہذا تحریک قادیان ہمارے لئے قابل قبول نہیں" کیا اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ ان کا یہ عذر عذر لنگ سے زیادہ کچھ حقیقت نہیں رکھتا؛

نبوت کا اجرا اور سابقہ بزرگ

میں ذکر کر چکا ہوں۔ کہ عوام بے شک اپنی کوتاہ فہمی سے خاتم النبیین کے یہ معنے سمجھتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد نبی نہیں آسکتا (گو ان کا یہ خیال ان کے دوسرے عقیدہ یعنے مسیح موعودؑ کے نبی اللہ ہونے کے صریح خلاف ہے) مگر علماء نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت غیر تشریعی کو اس کے مفہوم کے خلاف قرار نہیں دیا۔ میری مراد علماء سے وہ علماء ربانی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے سے پہلے گزر چکے ہیں۔ اور ان میں سے بطور مثال میں نے محدثین میں سے ملا علی قاری رحؒ اور اولیاء میں سے حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحؒ کا ذکر کیا ہے۔

اب سید صاحب ہی فرمائیں۔ کہ عوام کی جن کے عقائد کسی دلیل و بصیرت پر مبنی نہیں ہوتے۔ اتباع لازم ہے۔ یا علماء اور اولیاء اللہ کی۔ نیز یہ کہ مسیح موعودؑ کی آمد کے عقیدہ کو مانتے ہوئے کونسا عقیدہ قرین قیاس اور مطابق عقل ہے

اجتماع ضدین

سید صاحب نے خاتم النبیینؐ کے اس مفہوم کی جو عام مسلمانوں کے ذہن میں موجود ہے۔ کوئی دلیل پیش نہیں کی (سوائے ایک لطیفہ کے جسے دلیل نہیں کہا جاسکتا۔ اور میں انشاء اللہ آگے چل کر اس کی حقیقت ظاہر کروں گا) بظاہر اس کی وجہ آپ نے یہ بیان کی ہے۔ کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے کسی ارشاد کے مطابق جس کا آپ نے حسب عادت کوئی حوالہ نہیں دیا۔ ایسا کرنا گناہ اور کفر ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ ان لوگوں کے پاس کوئی ایسی معقول دلیل ہے ہی نہیں جسے وہ اپنے مفہوم ذہنی کی تائید میں پیش کر سکیں۔ وہ جسقدر دلائل اپنے خود ساختہ مفہوم کی تائید میں پیش کریں۔ ان سب کی تردید کے لئے ہماری طرف سے صرف ایک ہی جواب کافی ہے۔ کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ کلیۃً بند ہے تو پھر مسیح موعودؑ کس دروازہ سے آئیں گے۔ اگر کہو۔ کہ وہ پرانے نبی ہیں۔ اس لئے آسکیں گے۔ تو ہمارا جواب یہ ہے۔ کہ اول تو جس آیت سے یہ استدلال کیا جاتا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی نہیں آسکتا۔ اس میں نئے پرانے کی کوئی تخصیص نہیں۔ دوم۔ سوال تو اصولی رنگ میں یہ ہے۔ کہ آیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبی آسکتا ہے۔ یا نہیں اس کا جواب جب نفی میں دیا جاتا ہے۔ تو پھر کیا یہ عجیب بات نہیں کہ اس میں سے آپ ایک استثنا کو جائز بھی قرار دیتے ہیں۔ اس کے تو یہ معنے ہیں۔ کہ نبوت کا دروازہ بند بھی ہے۔ اور کھلا بھی جس سے اجتماع ضدین لازم آتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے۔ کہ ایک اعتبار سے بند ہے۔ اور ایک اعتبار سے کھلا۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اصولاً آپ نے یہ تسلیم کر لیا۔ کہ دروازہ نبوت ایک اعتبار سے کھلا ہے۔ اور ہم بھی یہی کہتے ہیں۔ لہذا یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کو قبول کرنے میں روک نہیں ہونی چاہیئے؛

آخری نبی کون ہوگا؟

نبوت کو کلیۃً بند قرار دینے والے دوستوں کی سادگی ملاحظہ ہو۔ کہ ایک طرف تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ آپ خاتم النبیین ہیں یعنی تمام نبیوں کے آخیر پر آئے۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور دوسری طرف یہ بھی مانتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک زندہ آسمان پر تشریف رکھتے ہیں۔ اور قیامت سے قبل کسی وقت ظاہر ہوکر لوگوں کو جبراً اسلام میں داخل کریں گے۔ اور اس کے بعد قیامت آئے گی۔ قطع نظر اس سے کہ آخر میں کسی کا آنا عقل و نقل کے رو سے وجہ فضیلت ہو بھی سکتا ہے یا نہیں۔ غور طلب بات یہ ہے۔ کہ اس عقیدہ کی رو سے تمام نبیوں کے اخیر پر آنے والا کون ہوا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ میرے خیال میں کوئی متعصب سے متعصب بھی اس بات سے انکار نہیں کرے گا۔ کہ اس لحاظ سے حضرت عیسے علیہ السلام سب سے آخری پیغمبر ہوں گے۔ لہذا اس اعتبار سے ہر شخص بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ کہ خاتم النبیین کے معنی اگر یہ ہیں۔ کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ تو اس کے حقیقی مصداق آنحضرت صلعم نہیں۔ بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں

ضرورت نبی

عقلاً یہ بات کسی معقولیت پسند انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتی۔ کہ پہلے تو خدا تعالےٰ معمولی معمولی خرابیوں کو دور کرنے کے لئے انبیاء مبعوث کرکے بھیجتا رہا۔ مگر اب قیامت تک یہ سلسلہ پہلے سے زیادہ ضرورت کے ہوتے ہوئے بند کر دیا جائے۔ کاش ہمارے غیر احمدی دوست اس بات پر غور فرمائیں۔ کہ نبوت کی علت غائی گمراہی اور ضلالت کو دور کرنا ہے۔ پہلے جب کبھی گمراہی پھیلتی رہی۔ انبیاء آتے رہے۔ لہذا اب بھی جب تک گمراہی دنیا میں موجود ہے۔ یہ ضرورت باقی ہے۔ کیونکہ زہر کی موجودگی میں تریاق کی ضرورت مسلم ہے۔ پھر ایسی حالت میں کہ زہر پہلے سے زیادہ خطرناک صورت میں رونما ہو۔ یہ کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ نبوت جو گمراہی جیسے زہر کے لئے تریاق کا حکم رکھتی ہے۔ قطعاً بند ہوگئی ہے۔ مقام تعجب ہے۔ کہ ضرورت کو تو تسلیم کیا جاتا ہے۔ مگر اس بات سے انکار کیا جاتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس ضرورت کو پورا کرنے کے سامان بھی مہیا فرمائے ہیں۔ خواجہ الطاف حسین صاحب حالی مسلمانوں اور زمانہ کی ابتر حالت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؎

نبوت نہ گر ختم ہوتی عرب پر
تو ہم پر بھی مبعوث ہوتا پیمبر

گویا حالت تو ہماری ایسی ہے۔ جو ایک نبی کی بعثت کا اقتضا کرتی ہے۔ مگر کیا کیا جائے۔ عرب پر ہی خدا تعالےٰ نے اس نعمت کو ختم کر دیا ہے۔ اس لئے ہم میں اب نبی مبعوث نہیں ہو سکتا لیکن اس کے تو یہ معنے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ نے انسانوں کو پیدا کرکے انکے گمراہ ہونیکے سامان تو کر دیئے۔ اور پہلے سے بہت زیادہ کر دیئے۔ مگر ہدایت دینے کا جو طریق تھا۔ یعنی نبی مبعوث کرنا۔ اسے بند کر دیا۔ اس طرح تو خدا تعالےٰ نعوذ باللہ ظالم ٹھہرتا ہے۔ پس یہ بات ہرگز عقلاً قابل قبول نہیں۔ کہ اب نبوت کا دروازہ کلیۃً مسدود ہو گیا ہے۔

قرآن کریم اور مسئلہ نبوت

نقلاً بھی اگر دیکھا جائے۔ تو آیت خاتم النبیین کے جو معنے غیر احمدی درست کرتے ہیں۔ ان کی تائید میں وہ قرآن مجید کی کوئی دوسری آیت پیش نہیں کر سکتے۔ قرآن مجید کے متعلق آیا ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے کی تفسیر کرتا ہے۔ مگر غیر احمدی دوست قرآن مجید کی ایک آیت بھی پیش نہیں کر سکتے۔ جو خاتم النبیینؐ کے ان معنوں کی تائید کرے۔ کہ اب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت بند ہو گئی ہے۔ ہاں اس کے برعکس بہت سی ایسی آیات پیش کی جاسکتی ہیں۔ جن سے اجرار نبوت کا ثبوت ملتا ہے۔ اور ان میں سے چند ذیل میں درج کی جاتی ہیں

پہلی آیت

سورۂ حج رکوع آخری میں آتا ہے اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلاً ومن الناس یعنے اللہ تعالےٰ چنتا ہے۔ بشتوں میں سے پیغامبر۔ اور انسانوں میں سے۔ آیت میں لفظ یصطفی بصیغہ مضارع مع وت وارد ہوا ہے۔ جو استمرار تجددی کا فائدہ دیتا ہے گویا خدا تعالےٰ نے اس میں اپنی عادت مستمرہ کا ذکر فرمایا ہے۔ کہ میں فرشتوں اور انسانوں میں سے رسول چنتا رہتا ہوں۔ آیت میں رسلاً کا لفظ بھی جو رسول کی جمع ہے۔ ہمارے مدعا کو ثابت کر رہا ہے۔ اس کا مفہوم بالکل واضح ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ وہ دنیا میں دو گروہوں میں سے رسول اور پیغامبر بھیجتا ہے۔ ملائکہ میں سے اور انسانوں میں سے۔ ہمارے غیر احمدی دوست یہ تو مانتے ہیں۔ کہ ملائکہ میں سے خدا تعالےٰ کے پیغامبر اب بھی دنیا میں آتے ہیں۔ اور اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں لیکن کہتے ہیں۔ کہ انسانوں میں سے اب کوئی رسول نہیں آسکتا۔ حالانکہ خدا تعالےٰ نے دونوں قسم کے رسولوں کو بھیجنے کا ایک ہی آیت میں ذکر کیا ہے۔ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت اور رسالت کا سلسلہ بند

ہو گیا تھا۔ تو خدا تعالےٰ یہ فرماتا۔ کہ پہلے تو میں ملائکہ اور انسانوں میں سے رسولوں کا انتخاب کیا کرتا تھا۔ مگر اب چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیینؐ ہو گئے ہیں۔ اس لئے آئندہ صرف ملائکہ میں سے ہی پیغامبر بھیجا کروں گا ؂

دوسری آیت

سورہ آل عمران رکوع ۱۸ میں مسلمانوں کو مخاطب کرکے فرمایا وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء۔ فآمنوا باللہ ورسلہ وان تؤمنوا وتتقوا فلکم اجر عظیم۔ یعنے خدا تعالےٰ غیب پر اطلاع ہر فرد کو نہیں دے گا۔ ہاں وہ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہے گا چنیگا۔ پس اے مومنو! اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانا۔ اور اگر تم ایمان لاؤ گے۔ اور تقوےٰ اختیار کرو گے۔ تو تمہارے لئے بڑا اجر ہوگا ؂

اس آیت میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد رسالت کے جاری ہونے کو تسلیم کیا گیا۔

تیسری آیت

سورہ نساء رکوع ۹ میں فرمایا۔ ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقاً یعنے جو لوگ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کریں گے۔ وہ ان لوگوں میں شامل ہو جائیں گے جن پر خدا تعالےٰ نے انعام کیا۔ اور وہ نبیوں صدیقوں شہیدوں اور صلحا کے گروہ ہیں۔ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع ان چاروں مراتب روحانیہ کا وارث بنا سکتی ہے۔ اور یہ بات حضورؐ کو دوسرے انبیاء سے ممتاز کرتی ہے۔ کیونکہ ان کے متبعین زیادہ سے زیادہ صدیقیت کا رتبہ حاصل کر سکتے تھے جیسا کہ فرمایا ان الذین آمنوا باللہ ورسلہ فاولئک ھم الصدیقون والشھداء۔ یعنے جو ایمان لائے۔ اللہ تعالےٰ پر اور تمام رسولوں پر وہ صدیق اور شہید ہوئے۔ اور عقل بھی یہی چاہتی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چونکہ تمام انبیاءؑ سے افضل ہیں۔ لہذا حضورؐ کی متابعت سے کوئی ایسا رتبہ ملنا چاہیئے۔ جو حضورؐ کی افضلیت کا ثبوت ہو۔ اگر پہلے انبیاء کی طرح حضور کی اتباع سے بھی زیادہ سے زیادہ صدیقیت کا رتبہ ہی مل سکتا۔ تو حضور کی افضلیت متبعین کے لئے باعث فخر ومباہات نہیں ہو سکتی۔ اور یہ محض دعوےٰ ہی دعوےٰ رہ جاتا ہے۔

حضرت امام اعظم کا ارشاد اور سید حبیب صاحب

سید صاحب فرماتے ہیں۔ کہ حضرت امام اعظم کے ارشاد کے مطابق مدعی نبوت کی صداقت کے مسئلہ پر بحث کرنا گناہ اور کفر ہے۔ مگر باوجود اس کے آپ بڑے زور شور کے ساتھ اس بحث میں مصروف بھی رہ۔ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یا تو آپکو امام اعظمؒ کے قول کا پاس نہیں یا یہ کہ امام صاحب کا ایسا کوئی قول ہے ہی نہیں۔ عجیب بات ہے سید صاحب ایک طرف تو یہ فرما رہے ہیں۔ کہ ان مسائل پر بحث کرنا گناہ اور کفر ہے۔ اور دوسری طرف اس گناہ اور کفر کا ارتکاب بھی کر رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی دوسروں کو نصیحت بھی فرما رہے ہیں۔ کہ دیکھو تم یہ گناہ اور کفر نہ کرنا۔ میں تو بعض مجبوریوں کی وجہ سے اس بحث میں پڑ گیا ہوں۔ حالانکہ اگر ایک کام شریعت کی رو سے گناہ اور کفر ہے۔ تو وہ ہر شخص کے لئے خواہ مجبور ہو۔ یا مختار گناہ اور کفر ہے۔ علاوہ ازیں سید صاحب نے جو مجبوری بیان کی ہے۔ وہ ایسی مجبوری نہیں۔ جس سے ان کی حالت ایسے اضطرار کی حد تک پہنچ جائے۔ جس میں شریعت کی رو سے حرام اور ناجائز چیز کا ارتکاب مثلاً سور کھا لینا جائز ہو جاتا ہے۔ کیونکہ آپ نے اس گناہ اور کفر کے ارتکاب کی جو وجہ بیان کی ہے۔ وہ صرف یہ ہے۔ کہ آپ نے ایک احمدی سے "تحریک قادیان" پر مضامین لکھنے کا وعدہ کر لیا۔ جسے نبھانا آپ نے ضروری سمجھا۔ لیکن ایک عقلمند کی نگاہ میں کفر اختیار کرنے کے لئے اس عذر کی جو حقیقت ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ اگر فی الحقیقت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ان مسائل پر بحث کرنا اتنا بڑا سنگین جرم قرار دیا ہے تو سید صاحب کو چاہیئے تھا۔ کہ اس احمدی کے اصرار کے باوجود اس قول کا تذکرہ کرکے اپنی مجبوری کا اظہار فرما دیتے۔ مگر آپ نے یہ بہت بڑی غلطی کی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ نبوت کے خلاف دلائل دینا شروع کر دیئے۔ آپ کو حضرت امام اعظم رح کے ارشاد کے مطابق صرف یہی کہہ دینا چاہیئے تھا کہ چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی مدعی نبوت کی صداقت پر بحث کرنا کفر ہے۔ کیونکہ اس کی صداقت پر بحث کرنے کا مطلب یہ ہے۔ کہ بحث کرنے والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امکان نبوت کا قائل ہے۔ لہذا میں اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتا

اب یا تو یہ ماننا پڑے گا۔ کہ آپ کو بعض "خاص مشکلات" پیش آ گئی تھیں۔ جن کی وجہ سے آپ کو نہ صرف یہ کہ اضطراری حالت تک پہنچنے کا اندیشہ ہی تھا۔ بلکہ آپ کی حالت عملاً اس حد تک پہنچ گئی تھی۔ جس میں حرام یا ناجائز چیز کا ارتکاب جائز ہو جاتا ہے۔ یا یہ ماننا پڑے گا۔ کہ آپ نے شریعت کے احکام کو توڑ کر گناہ اور کفر کا ارتکاب کیا۔ قول امام رح کی صریح طور پر دیدہ دانستہ مخالفت کی۔ اور ان کے فتوے کی کچھ پرواہ نہ کی۔

سید صاحب سے استفسار

یہیں پر بس نہیں۔ بلکہ میں سید صاحب کو ذرا اور آگے لے جانا چاہتا ہوں۔ اور آپ سے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ بالا ارشاد کی روشنی میں بطور استفتاء یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ آپ کا ان علماء کرام کی نسبت کیا خیال ہے۔ جو آئے دن جماعت احمدیہ کے ساتھ خاتم النبیین کے معنوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر بحث ومباحثہ کرتے رہتے ہیں۔ کیا وہ اس فتوے کی رو سے گناہ گار اور کافر نہیں بن جاتے خصوصاً علماء دیوبند۔ سہارنپور۔ نیز آپ کے ممدوحین خاص منشی محمد یعقوب پٹیالوی لال حسین اختر اور آپ کے "مہربان خاص" مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہ کے متعلق آپ کا کیا ارشاد ہے۔ جن کا رات دن یہی شغل بلکہ ذریعہ معاش ہے۔ امید ہے ان کے متعلق اظہار خیال کرکے فتوے صادر فرما کر ممنون فرمائیں گے۔ گو مجلاً آپ ان سب کو کافر کہہ گئے ہیں۔ مگر تصریح کے فوائد اس سے حاصل نہیں ہو رہے۔ لہذا مہربانی فرما کر اس نہایت اہم امر کے متعلق اپنے ارشاد گرامی سے مستفید فرمائیں۔

زمانۂ فترت

سید صاحب فرماتے ہیں:۔

"ختم النبیینؐ کے الفاظ پر اس لئے بھی بحث کرنے کی ضرورت نہیں۔ کہ حضورؐ کے بعد بعثت انبیاء کے انقطاع کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے۔ کہ آج تک کوئی نبی مبعوث ہی نہیں ہوا"

معلوم ہوتا ہے۔ سید صاحب نے اس بات پر غور نہیں فرمایا۔ کہ زمانۂ فترت یعنے دو نبیوں کی بعثتوں کا درمیانی وقفہ بعض اوقات کئی کئی سو سال تک ممتد ہو جاتا ہے۔ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے درمیان چھ سو سال کا وقفہ تسلیم کیا جاتا ہے۔ تو کیا اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعوے نبوت پر نعوذ باللہ غور ہی نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بعد چھ سو سال تک کسی نبی کا مبعوث نہ ہونا ان کے بعد سلسلہ انبیاء کے انقطاع کی دلیل ہے ؂

حقیقت یہ ہے۔ کہ قرآن مجید نے زمانۂ فترت کی کوئی تحدید نہیں کی۔ اور نہ ہی انبیاء کی صداقت کو پرکھنے کے لئے یہ معیار پیش کیا گیا ہے۔ کہ مدعی نبوت سے پہلے نبی کو گزرے ہوئے اگر تھوڑا ہی عرصہ گزرا ہو۔ تو اس کے دعوے پر غور کرنا چاہیئے۔ اور اگر دیر ہو گئی ہو۔ تو یہ کہہ کر ٹال دینا چاہیئے کہ چونکہ تمہارا دعوےٰ دیر سے ہوا ہے۔ لہذا ہم تمہارے دعویٰ پر غور ہی نہیں کرتے۔ کیونکہ تمہارا دیر سے آنا ہی اس بات کی دلیل ہے۔ کہ اب نبی کی ضرورت نہیں۔ دراصل سید صاحب نے جس قدر دلائل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف پیش کئے ہیں۔ وہ سب کسی اصل کے ماتحت نہیں۔ بلکہ محض خیالی ڈھکوسلے ہیں۔ اور وہ بھی ایسے جنہیں بجز سید صاحب جیسے اصحاب ہی صحیح مان

گوشوارہ آمد و خرچ صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان بابت ماہ اگست ۱۹۳۳ء

تفصیل آمد

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم آمد	کیفیت
۱	بیت المال	۹۷۱۶ — ۱ — ۳	صیغہ جات انجمن
۲	صدقات	۴۹۳ — ۱۱ — ۳	"
۳	مقبرہ بہشتی	۷۲۲۰ — ۶ — ۹	"
۴	تعلیم الاسلام ہائی سکول	۱۵۰۹ — ۵ — ۶	"
۵	مدرسہ احمدیہ	۱۱۷ — ۸ — ۰	"
۶	نور ہسپتال	۴۴۳ — ۱ — ۳	"
۷	ضیافت	۶۷ — ۱۳ — ۰	"
۸	دعوت و تبلیغ	۲۹۷ — ۱۰ — ۳	"
۹	تخفیف	۱۶۲۳ — ۰ — ۶	"
	میزان	۲۱۴۸۸ — ۹ — ۹	"
۱۰	بک ڈپو	۷۶ — ۰ — ۰	صیغہ جات تجارتی
۱۱	طبع و اشاعت	۱۳۷۰ — ۷ — ۰	"
۱۲	ریویو انگریزی	۳۶ — ۱۳ — ۰	"
۱۳	بورڈران ہائی	۳۲۹ — ۳ — ۳	"
۱۴	بورڈران احمدیہ	۵۴۷ — ۱۴ — ۶	"
۱۵	پراویڈنٹ فنڈ	۳۰۷۵ — ۱ — ۶	"
۱۶	جائداد	۴۷۹ — ۳ — ۹	"
	میزان	۵۹۱۴ — ۱۱ — ۰	
۱۷	قرضہ	۲۱۸۰۰ — ۰ — ۰	قرضہ
	کل میزان	۴۹۲۰۳ — ۴ — ۹	

تفصیل خرچ

نمبر شمار	نام صیغہ	رقم خرچ	کیفیت
۱	بیت المال	۱۴۹۶ — ۶ — ۲	صیغہ جات انجمن
۲	صدقات	۲۳۱۴ — ۱۰ — ۳	"
۳	مقبرہ بہشتی	۱۱۳۸ — ۱۳ — ۰	"
۴	تعلیم و تربیت	۹۷۲ — ۲ — ۰	صیغہ جات انجمن
۵	ہائی سکول	۴۶۳۸ — ۴ — ۰	"
۶	مدرسہ احمدیہ	۲۰۷۶ — ۶ — ۹	"
۷	گرلز سکول	۸۳۳ — ۲ — ۰	"
۸	احمدیہ ہوسٹل	۴۶۵ — ۸ — ۶	"
۹	امور عامہ	۱۰۵۰ — ۱۲ — ۶	"
۱۰	نور ہسپتال	۸۲۳ — ۸ — ۳	"
۱۱	ضیافت	۲۳۱۲ — ۱ — ۳	"
۱۲	دعوت و تبلیغ	۹۶۷۷ — ۷ — ۹	"
۱۳	تعمیر	۱۰۰ — ۰ — ۰	"
۱۴	خلافت	۱۳۲۵ — ۰ — ۰	"
۱۵	پرائیویٹ سکرٹری	۱۱۹۵ — ۱۰ — ۹	"
۱۶	نظارت اعلیٰ	۱۷۲۶ — ۱۵ — ۳	"
۱۷	محاسب	۹۱۳ — ۵ — ۹	"
۱۸	تالیف و تصنیف	۹۷۴ — ۸ — ۰	"
۱۹	جامعہ احمدیہ	۱۱۰۹ — ۱۴ — ۰	"
۲۰	امور خارجہ	۵۱۶ — ۴ — ۰	"
	میزان	۳۵۶۷۰ — ۱۲ — ۰	"
۲۱	بک ڈپو	۲۶۰ — ۰ — ۰	صیغہ جات تجارتی
۲۲	طبع و اشاعت	۱۳۷۰ — ۱۵ — ۰	"
۲۳	ریویو انگریزی	۴۱۷ — ۱۰ — ۰	"
۲۴	بورڈران ہائی	۷۴۸ — ۱ — ۶	"
۲۵	بورڈران احمدیہ	۴۴۵ — ۱۴ — ۳	"
۲۶	پراویڈنٹ فنڈ	۲۱۷۳ — ۱۵ — ۹	"
۲۷	جائداد	۱۰ — ۰ — ۰	"
	میزان	۵۴۲۶ — ۸ — ۶	"
	واپسی قرضہ	۸۵۱۰ — ۰ — ۰	قرضہ
	کل میزان	۴۹۶۰۷ — ۴ — ۶	"

(محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

بھائی اکبر علی خانصاحب مرحوم

مشرقی افریقہ کی جماعت کے محسن بزرگ اور مخلص ممبر جناب بھائی اکبر علی خان صاحب رضی اللہ عنہ مشیت ایزدی سے ۱۶ر ستمبر ۱۹۳۳ء بروز ہفتہ اس دار فانی سے رحلت فرما کر محبوب حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اذکروا موتاکم بخیر کے مطابق میں نے الفضل میں ان کا ذکر خیر ضروری سمجھا۔ مرحوم نہایت متقی اور کاروبار میں نہایت دیانتداری سے کام کرنے والے انسان تھے۔ اپنے حبشی نوکروں سے بھی نہایت تلطف سے پیش آتے۔ ایک نوکر ان کے حسن سلوک کی وجہ سے احمدی بھی ہے۔ غالباً یہ احمدی حبشی قادیان کی مقدس بستی کی زیارت کا شرف بھی حاصل کر چکا ہے۔

سلسلہ کے کاموں میں دلی جوش و خلوص سے حصہ لیا کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے احکام اور منشاء کی تعمیل میں عاشقانہ انداز کی فرمانبرداری کرتے تھے۔ حضرت اقدس بھی تلطف کے ساتھ انہی کو اکثر ارشادات براہ راست فرمایا کرتے۔ جو کہ اس امر پر دال ہے کہ حضور کو بھی مرحوم سے خاص رنگ کی محبت تھی۔ نیروبی کی جماعت کے معاملات کو سلجھانے کے لئے حضور کی نظر انتخاب انہی پر پڑتی تھی۔ بڑے ہی خوش نصیب مومن تھے۔ ان کے چہرہ پُر نور برستا تھا۔ صحت بھی بظاہر اچھی رہا کرتی تھی۔ مگر پیشاب میں شکر آتی تھی۔ اس کے ساتھ گردن پر کاربنکل ہو گیا۔ علاج میں پوری کوشش کی گئی۔ مگر مولیٰ کریم کو یہی منظور تھا کہ اپنے پاس بلا لے۔ وہ مشرقی افریقہ کی جماعت کے ستون تھے دینی و دنیوی دونوں رنگ میں۔ وانا بفراقک یا اخینا المکرم لمحزونون۔

غیر احمدی احباب کے ساتھ بھی ان کے تعلقات نہایت اچھے تھے۔ اور ممباسہ شہر میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ غریبوں کی ہمدردی اور رشتہ داروں کے حقوق کی ادائیگی میں بے دریغ خدا کا دیا ہوا خرچ کرتے تھے۔ خواہ ہزاروں خرچ کرنے پڑیں ان کو کوئی تامل نہ ہوتا تھا۔ جماعت کو مضبوط بنانے میں ہمیشہ کوشاں رہے۔

وفات سے تین ہفتہ قبل خدا تعالیٰ نے ان کی وفات کے متعلق ان کی اہلیہ صاحبہ مکرمہ کو اطلاع دیدی۔ وہ صبح کی نماز میں ان کی صحت کے لئے دعا کر رہی تھیں کہ انہیں آواز آئی۔ ہفتہ کو رخصت ہو جائیں گے۔ الہام کے بعد دو ہفتے گزر گئے۔ اور خیال ہوا کہ شائد اس سے وفات مراد نہ ہو۔ مگر تیسرے ہفتہ۔ ہفتہ ہی کے روز ۱۶ر ستمبر کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان میں ایک صفت نہایت ہی نمایاں تھی اور وہ مہمان نوازی کی صفت تھی۔ جہاز سے اترنے والے احمدی مسافروں اور مشرقی افریقہ کے احمدیوں کے لئے آپ کا گھر مہمان خانہ تھا۔ مہمان کی تواضع میں بڑی خوشی محسوس کرتے۔ خواہ کس قدر تعداد میں بھی مہمان کیوں نہ ہوں۔ سب کی پُر تکلف تواضع فرماتے۔ سب کو قیام کیلئے الگ الگ کمرے دیتے۔ بندرگاہ اور اسٹیشن پر ہمیشہ آپ کی موٹر اور لاری موجود ہوتی۔ ممباسہ شہر میں پہنچتے ہی سمندر زدہ احمدی کو تسکین ہو جاتی کہ اپنے گھر میں آ پہنچے ہیں۔ مہمان کا کسی وقت نہ ہونا ان کو دوبھر ہوتا تھا۔ مہمانوں کا برابر تانتا لگا رہتا۔

ان کے دو کم سن بچے ممباسہ میں ہیں۔ دونوں کے چہروں سے سعادت ٹپکتی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو دینی و دنیوی برکات عطا کرے۔ نیز مرحوم کے دوسرے بچوں پر بھی جو ہندوستان میں ہیں اللہ تعالیٰ رحمتیں نازل فرمائے۔ اور مرحوم کو اپنا قرب عطا فرمائے

میڈیکل بورڈ قادیان برائے انسدادِ ہیضہ

کارگزاری کی مختصر رپورٹ

قادیان میں ۱۸ر ستمبر کو ہیضہ کا پہلا کیس ہوا۔ جسے نور ہاسپٹل قادیان میں بغرض علاج داخل کیا گیا۔ ۲۱ر ستمبر کو دو کیس اور ہو گئے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے انسدادِ ہیضہ کے لئے علاوہ کئی ایک بہترین تجاویز کے ایک میڈیکل بورڈ قائم کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ اسی دن ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب۔ ڈاکٹر غلام احمد صاحب۔ ڈاکٹر عبد السمیع صاحب۔ ڈاکٹر ولایت شاہ صاحب۔ ڈاکٹر گوروبخش سنگھ صاحب۔ ڈاکٹر لال دین صاحب۔ بھائی محمود احمد صاحب اور خاکسار پر مشتمل ایک بورڈ قائم ہوا۔ جس کے صدر ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج نور ہسپتال اور سکرٹری خاکسار مقرر ہوئے۔

بورڈ نے اپنے پہلے اجلاس میں ایک لیکچر مجمع عام میں انسدادِ ہیضہ کی ہدایات کے متعلق دینے کے لئے صاحب صدر کو مقرر کیا اور بہت سی مفید ہدایات جن پر عمل کرنا ضروری تھا۔ تجویز کیں۔ اور سکرٹری کو حکم دیا۔ کہ انہیں جلد سے جلد شائع کرا کر تمام قصبہ میں چسپاں کر دیا جائے۔ چنانچہ ۲۲ر ستمبر کو ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے ایک بڑے مجمع میں مفید لیکچر دیا۔ اور ہدایات بھی شائع کر کے کچھ تقسیم کر دی گئیں۔ اور کچھ عام گزرگاہوں پر چسپاں کرا دی گئیں۔

علاوہ ازیں میڈیکل بورڈ نے عام لوگوں کو بطور حفظ ماتقدم ہیضہ کا ٹیکہ لگانے کے لئے نور ہاسپٹل اور فیض عام میڈیکل ہال میں انتظام کیا۔ اور ٹیکہ کے لئے ویکسین بہم پہنچانے کے لئے ڈسٹرکٹ میڈیکل آفیسر صاحب آف ہیلتھ گورداسپور کی خدمت میں تار دیا۔ محکمہ ہیلتھ کے ڈاکٹر نے جو ٹیکے لگائے ان کی تعداد اور میڈیکل بورڈ کے ٹیکوں کی تعداد ۳۶۰۰ اشخاص تک پہنچ چکی ہے۔

ہیضہ میں مبتلا شدہ مریضوں کے علاج کے لئے میڈیکل بورڈ نے فیصلہ کیا۔ کہ نور ہاسپٹل کا جنرل وارڈ خالی کر دیا جائے اور مندرجہ ذیل طریق پر تمام ڈاکٹر ڈیوٹیاں ادا کریں۔

صبح ۷ بجے سے ۱ بجے تک ڈاکٹر غلام احمد صاحب سید عبد اللہ صاحب دعملہ نور ہاسپٹل معاون صوفی محمد یعقوب صاحب ۱ بجے سے ۷ بجے شام تک ڈاکٹر عبد السمیع صاحب مرزا عبد الکریم صاحب دعملہ نور ہاسپٹل معاون ملک نور خان صاحب ڈاکٹر ولایت شاہ صاحب صبح سے ۱۲ بجے تک ٹیکا لگاتے رہے۔ ۷ بجے سے ۱۲ رات تک۔ خاکسار احسان علی ۱۲ بجے سے دن صبح تک۔ بھائی محمود احمد صاحب ڈاکٹر لال دین صاحب عنایت اللہ صاحب وی دانصاحب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب انچارج نور ہاسپٹل و میڈیکل بورڈ ہر وقت ڈیوٹی پر رہے۔ اور دن رات کے بات کا اکثر حصہ بیماروں پر صرف کرتے رہے۔ اور بہت سے لوگوں کو ٹیکہ بھی کرتے رہے۔ ۱۸ر ستمبر سے ۴ر اکتوبر تک ۱۳ کیس ہیضہ کے نور ہاسپٹل میں بغرض علاج داخل ہوئے تمام مریض سخت خطرناک حالت میں آئے ڈاکٹروں اور دیگر عملہ نے نہایت جانفشانی سے کام کیا۔ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی توجہ اور دعا کے طفیل اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۳ میں سے ۱۰ کیس صحت ہو گئے۔ اور صرف ۳ فوت ہوئے ان میں سے ایک جو آخری حالت میں شفاخانہ میں پہنچا تھا۔ اس نے ڈاکٹروں سے [illegible] نہ کیا۔ اور دوائی پینے اور انجکشن کرانے سے انکار کرتا رہا۔ لڑکی کہ وہ بھی آخری حالت میں شفاخانہ میں لائی گئی تھی Hypertonic Normal saline کرنے کے لئے بہت کوشش کی گئی۔ مگر بازیابی نہ ہو سکی۔ اور وہ فوت ہو گئی۔ تیسرا کیس موضع گھوڑے سے آیا تھا۔ اور ایک دن پہلے سے بیمار تھا۔ نیز اسے پہلے پیچش کی شکائت بھی تھی۔ وہ بھی جانبر نہ ہو سکا۔

۲۵ر ستمبر کو بورڈ کا ایک اور اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں عام صفائی کے متعلق سمال ٹاؤن کمیٹی کو لکھا گیا۔ اور بعض ایسی باتیں مثلاً جوا [illegible] وغیرہ بورڈ نے عام طور پر بند کی تھیں۔ ان کی عام ممانعت کے لئے جناب ناظر صاحب امور عامہ کی خدمت میں لکھا گیا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں روزانہ کام کی رپورٹ سکرٹری اور صدر میڈیکل بورڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں پیش کرتے رہے اور حضور قیمتی ہدایات دیتے رہے۔

مولوی عبد المغنی صاحب قائمقام ناظر امور عامہ جو بورڈ اور تمام کام کے انچارج تھے۔ خود ہاسپٹل میں کئی دن تشریف لاتے رہے۔ اور بورڈ کے انتظام میں انہوں نے بہت مدد دی نیز احمدیہ کور کے ۲۰ والنٹیرز زیر نگرانی [illegible] صاحب امور عامہ اور حوالدار میجر نعمت اللہ خان صاحب نہایت جانفشانی اور محنت سے دن رات ایک کر کے کام کرتے رہے۔ جس کا میڈیکل بورڈ تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔

علاوہ اس مقامی انتظام کے انسدادِ ہیضہ کے لئے جو کوشش محکمہ ہیلتھ ڈسٹرکٹ گورداسپور نے کی۔ وہ بھی قابل تعریف ہے۔ اسی عرصہ میں تین مرتبہ اسسٹنٹ ڈائرکٹر آف ہیلتھ پنجاب قادیان آئے۔ اور ڈسٹرکٹ میڈیکل آفیسر آف ہیلتھ گورداسپور نے ۲۲ تا ۲۷ر ستمبر قادیان میں ہی قیام رکھا۔ نیز اس کے بعد چار مرتبہ روزانہ معائنہ کے لئے تشریف لاتے رہے اور اپنے عملہ ڈاکٹر رام جس صاحب چیف سنیٹری انسپکٹر مسٹر گیان چند صاحب سینیٹری انسپکٹر اور بشیر صاحب ویکسی نیٹر اور دوسرے عملہ کے ساتھ قریباً بیمار کے گھر پر پہنچ کر اسے دیکھتے۔ اور اسے نور ہاسپٹل بھیجنے کی تاکید کرتے رہے۔ اور گھروں کو ڈس انفکٹ کرتے رہے۔ نیز بیمار کے لواحقین کو ٹیکہ کرانے کا حکم دیتے رہے جو کہ ڈاکٹر رام جس صاحب سرانجام دیتے تھے۔ مسٹر گیان چند سینیٹری انسپکٹر اور بشیر احمد صاحب اور وزیر چند صاحب ویکسی نیٹر نے معہ کور کے والنٹیرز کے تمام گاؤں کے کنوئیں پوٹاس پرمنگناس سے ڈس انفکٹ کئے۔ نیز ہیضہ کے مریضوں کے کپڑے اور مواد بذریعہ بھٹی جلا دیا جاتا۔ تمام شہر کی نالیاں اور چھپڑوں میں صفائی کا انتظام خاطر خواہ کرایا۔ ۸ اشخاص ہیضہ کے نور ہاسپٹل میں نہ جا سکے محکمہ ہیلتھ اور دیگر دیسی حکیموں کے زیر علاج رہے۔ ان میں سے ۵ اشخاص فوت ہو گئے۔ اور تین تندرست ہو گئے۔ یہ رپورٹ مختصراً عرض کی گئی ہے۔ (خاکسار احسان علی سکرٹری میڈیکل بورڈ)

خریداران بیرون ہند

مندرجہ ذیل اصحاب کا چندہ ان کے نام کے سامنے لکھی ہوئی تاریخ کو ختم ہو چکا ہے جیسا کہ پہلے بھی لکھی تھیں۔ اب انتظار کے بعد ان کے نام پرچہ تاوصولی چندہ امانت رہے گا

۸۹ے جناب یعقوب بیگ صاحب مرزا	۵ اپریل ۱۹۳۳ء
۱۳۱ے جناب نور محمد صاحب	۲۵ر فروری "
۱۳۷ے جناب محمد حیات صاحب	۳۱ر جنوری "
۱۹۶ے جناب رحمت خان صاحب	۲۸ر فروری "
۱۹۷ے جناب فضل کریم صاحب	۳۱ر مئی "
۲۳۰ے جناب محمد رفیق صاحب	نومبر ۱۹۳۲ء
۲۳۲ے جناب عارف صاحب	۱۵ر ستمبر "
۲۳۳ے جناب نذیر احمد صاحب	اکتوبر "
۲۳۴ے جناب جوگی امانت اللہ صاحب	ستمبر "
۲۳۵ے جناب ایچ۔ یو خان صاحب	۳۱ر دسمبر "

مندرجہ بالا جون ۱۹۳۳ء تک چندہ ختم ہونے والوں کی فہرست ہے۔ اس کے علاوہ اور دوست بھی ہیں۔ جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ یا عنقریب ختم ہو گا۔ براہ مہربانی وہ بھی اپنا اپنا چندہ بھجوا دیں۔ ورنہ یکم دسمبر کو ان کا اخبار روک لیا جائے گا۔ (مینیجر الفضل)

مراسلات

جماعت احمدیہ فیروزپور چھاؤنی کی تنظیم

منشی اللہ خان صاحب مرحوم کے زمانہ میں ایک مکان کرایہ پر ہوا کرتا۔ جس میں چھاؤنی کے احباب نماز پڑھا کرتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد نہ وہ جماعت کی تنظیم رہی اور نہ وہ مکان۔ لیکن اب جب سے مولوی محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل یہاں تشریف لائے ہیں۔ خدا کے فضل سے جماعت کے اندر کچھ تنظیم ہو رہی ہے۔ ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ڈاکٹر ظفر حسن صاحب چوہدری عبد الحی خان صاحب ڈپٹی پوسٹ ماسٹر نیز چند اور احباب جو کسی سرکاری ملازمت کے سلسلہ میں یہاں تشریف لائے ہیں۔ خاص طور پر اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ آٹھ روپیہ ماہوار ایک مکان کرایہ پر لیا گیا ہے۔ جس میں احباب چھاؤنی فیروزپور نماز اور جمعہ پڑھنے کی حتی الوسع کوشش کرتے ہیں۔ کئی ایک پبلک تقریریں بھی ہو چکی ہیں جن میں معزز غیر احمدی بھی تشریف لاتے رہے۔ اب احباب ہفتہ واری تبلیغی جلسوں کا انتظام کر رہے ہیں۔ (نامہ نگار)

ایک مخلص احمدی کا لاہور سے تبادلہ

جناب شیخ حافظ عطاء اللہ صاحب امام الصلوٰۃ و پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حلقہ بھاٹی دروازہ لاہور اپنے عہدہ اور تنخواہ میں ترقی حاصل کر کے راولپنڈی بہ حیثیت اسسٹنٹ پوسٹ ماسٹر جنرل پوسٹ آفس راولپنڈی تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ کے اعزاز میں جماعت احمدیہ حلقہ بھاٹی دروازہ نے مورخہ ۵ر اکتوبر ۱۹۳۳ء کو ایک ٹی پارٹی دی۔ جس میں بعض غیر احمدی معززین بھی مدعو کئے گئے۔ شیخ صاحب موصوف نے اس حلقہ میں امام الصلوٰۃ کے مقدس فرائض کو جس عمدگی و باقاعدگی سے نبھایا۔ اور اپنے قیمتی اوقات کو سلسلہ کے لئے اور احباب اور ان کے بچوں کو فیض پہنچانے کے لئے وقف فرماتے رہے۔ اس پر جماعت کی طرف سے جذبات شکر و امتنان کا اظہار کیا گیا۔ اور شیخ صاحب کے لئے دعا کی گئی۔

شیخ صاحب موصوف ۱۹۲۴ء میں جبکہ آپ کی عمر چالیس سال سے اوپر ہو چکی تھی۔ احمدیت میں داخل ہوئے۔ احمدیت میں داخل ہونے سے قبل آپ کی آپ کے اپنے الفاظ میں یہ حالت تھی۔ کہ آپ سخت بے دینی کی حالت میں مبتلا تھے۔ نماز کبھی بھول کر بھی نہیں پڑھی تھی۔ حتیٰ کہ وہ کہتے۔ کہ مجھے یاد نہیں کہ میں نے کبھی عید کی نماز بھی پڑھی ہو۔ اور قرآن شریف کو دیکھ کر حیرت ہوتی تھی۔ کہ لوگ اس کو پڑھ کیونکر سکتے ہیں۔ مگر احمدیت میں داخل ہونے کے بعد آپ کے دل میں قرآن شریف کی ایسی محبت پیدا ہو گئی۔ کہ آپ نے پہلے ناظرہ قرآن شریف پڑھا پھر سارا قرآن شریف حفظ کیا۔ گویا بڑھاپے کے عالم میں سات آٹھ سال کے قلیل عرصہ میں آپ نے قرآن شریف ناظرہ بھی پڑھ لیا۔ اور حفظ بھی کر لیا۔ گذشتہ سال رمضان میں نماز تراویح میں آپ نے سارا قرآن شریف سنایا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ شیخ صاحب کو مزید روحانی ترقی حاصل کرنے کی توفیق دے۔

خاکسار۔ سلامت علی جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ حلقہ بھاٹی دروازہ

ڈلہوزی میں جماعت احمدیہ کا جلسہ
متعینہ ملازمین پولیس کی فرض شناسی

ہمارا جلسہ یہاں ڈلہوزی چھاؤنی میں خدا کے فضل سے بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ شیعوں نے اپنے جلسہ جو کہ ۹ اور ۱۰ ستمبر ۱۹۳۳ء کو ہوا تھا۔ جہاں اپنی مشہور خوش کلامی کا مظاہرہ کرتے ہوئے احمدیت پر اعتراضات کئے۔ وہاں نہایت دریدہ دہنی سے خلفاء ثلثہ کی شان میں نہایت نازیبا الفاظ استعمال کر کے تمام مسلمانوں کا دل دکھایا۔ یکم اکتوبر کو ہم نے اپنے جلسہ میں خلافت راشدہ پر کئے ہوئے اعتراضات کے جواب دے۔ اور دلائل قاطعہ سے ثابت کیا۔ کہ خلافت راشدہ کے بغیر اسلام کی صداقت مشکوک ہو جاتی ہے۔ ۲ ستمبر کی رات کو جبکہ ہمارا جلسہ ہو رہا تھا۔ لاٹھیوں اور سوٹوں سے مسلح کچھ شیعہ اصحاب ہمارے جلسہ گاہ کے سامنے آ کھڑے ہوئے۔ ان کی نیت فساد کی تھی۔ انہوں نے ہر ممکن کوشش ہم سے الجھنے کی کی۔ مگر ہم نے بہت برداشت سے کام لیا اور پولیس کی نہایت دور اندیشی اور ہوشیاری سے جس نے موقع کی نزاکت کو دیکھ کر ان کے مجمع کو منتشر ہونے کا حکم دیا۔ ہمارا جلسہ جاری رہا۔

ہیڈ کنسٹیبل سید احمد علی شاہ صاحب انچارج چوکی پولیس بیلون معہ اپنے تحت عملہ کنسٹیبل علی حسن صاحب عبد الغفور صاحب عبد اللطیف صاحب اور محمد طفیل صاحب خاص طور پر ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے اپنی فرض شناسی کا ثبوت نہ صرف جلسہ میں امن قائم رکھنے سے دیا۔ بلکہ جلسہ کے اختتام پر رات کے بارہ بجے کے بعد احمدیوں کو (جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے) ان کے گھروں پر پہنچایا۔

خاکسار۔ فیض الحق خان سیکرٹری انجمن احمدیہ ڈلہوزی چھاؤنی)

سندھ کی جماعتیں توجہ کریں

ماہ نومبر میں سندھی زبان میں ایک ٹریکٹ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق انشاء اللہ تعالیٰ شائع ہوگا۔ ارادہ ہے کہ یہ ٹریکٹ کم از کم ۸ ہزار کی تعداد میں چھپوا کر سندھ کے ایک گوشہ میں پہنچا دی جائے۔ اس کی قیمت آٹھ روپے فی ہزار (علاوہ محصول ڈاک) ہوگی۔ سندھ کی مندرجہ ذیل جماعتوں کو فوری توجہ کرنی چاہیئے اور پیشگی قیمت جلد بھیج دیں۔ تاکہ اچھا انتظام ہو سکے۔

کراچی۔ جاتی۔ شاہ پور چاکر۔ میرپور خاص۔ ساماروہ۔ بڈھا کوٹ۔ کمال ڈیرہ۔ نواب شاہ۔ باڈہ۔ لاڑکانہ سکھر۔ خیرپور میرس۔ کندکوٹ۔ احمد آباد محمود آباد اسٹیٹ۔ بورڈ صوبو میرو۔ سکرنڈ وغیرہ۔ خاکسار

عطاء اللہ احمدی نائب مہتمم تبلیغ ضلع حیدرآباد سندھ ٹنڈو آدم (آدم) پوسٹ آفس

فوج میں احمدی

اس امر کی ضرورت ہے۔ جس قدر احمدی برادران کسی فوج میں ملازم ہیں خواہ کسی حیثیت میں ہوں۔ ان سب کی ایک فہرست طیار کی جائے۔ چونکہ اخبار بعض فوجوں میں نہیں جاتا۔ (اگرچہ گورنمنٹ کی طرف سے کوئی بندش نہیں۔ مگر بعض چھاؤنیوں کے فوجی کمانڈر اپنے حکم سے روک دیتے ہیں) اس واسطے جن احباب کے عزیز رشتہ دار کسی فوج میں ہوں۔ وہ احباب ان کے نام لکھ کر بھیج دیں۔ بلکہ ہر جگہ کی مقامی جماعت ایسی فہرست بھیج دے۔ تاکہ فہرست مکمل ہو۔

(مفتی محمد صادق۔ ناظر امور خارجہ۔ قادیان)

ضرورت

(۱) ایک ایسے کلرک کی جس کی تنخواہ ۱۲۵-۱۰۰ تک ہے اور جو بی۔ اے یا کمرشل ڈپلوما رکھتا ہو۔ سابقہ تجربہ اگر رکھتا ہو تو اس کا حوالہ معہ نقل سارٹیفکیٹ دے کر جلد از جلد درخواست دفتر ہذا میں بھیجی جائے۔ درخواست کا سرنامہ خالی چھوڑ دیا جائے وہ یہاں سے مکمل کر کے درخواست بھیجی جائیگی۔ درخواست علاوہ میر جماعت یا سیکرٹری متعلقہ امیدوار کے مفصل حالات لکھ کر ارسال فرمائیں۔ تاکہ دفتر ہذا مستحق امیدوار کی سفارش کر سکے۔ درخواست کے ہمراہ ۱ر کا ٹکٹ ہونا بھی ضروری ہے۔ تاکہ درخواست کو منزل مقصود پر بھیجی جا سکے۔ (۲) چند مکینیکل انجنیر

حضرت حکیم الامۃ علامہ نور الدین اعظم خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ

کی شاگردی اور ان کے زیر نظر مطلب کرنے کے زمانہ میں آپ کے مجرب عطا کردہ نسخہ جات اور بعد میں میرے اپنے مجرب نسخے اور متفرق امراض کی ادویات گویا پچاس سالہ تجربہ اور عرق ریزی کے بعد میں تمام اعلیٰ درجہ کی مجرب ادویات کا اشتہار دے رہا ہوں مجھے ہر مرض کے شافی علاج کا تجربہ ہے۔ ہزاروں مریضوں کو خدا تعالیٰ نے شفا بخشی۔ آپ بھی میرے لمبے تجربہ سے فائدہ حاصل کریں۔ سردست بواسیر۔ دمہ۔ طاقت دماغی۔ داعصابی۔ برص۔ بانجھ پن۔ امراض چشم۔ ضعف جگر و طحال اور دیگر ہر قسم اور ہر نوع کے زنانہ و مردانہ امراض کا علاج بفضل خدا کیا جا سکتا ہے۔ قیمت ادویات کا بمقابلہ ان کی خوبیوں اور خالص اجزاء کے بالکل برائے نام ہے۔ کیونکہ اصل غرض اشتہار خدمت خلق ہے۔ فرمائش کے ہمراہ مفصل حالات مرض لکھنے لازمی ہیں۔ بوجہ عدم گنجائش تشریح لکھنا کافی ہے کہ تقریباً ہر قسم کے مرض کا علاج بفضل خدا میرے پاس موجود ہے۔ آپ فائدہ اٹھائیں اور اپنے متعلقین کو بھی اطلاع دیں۔ دوائی کی قیمت بعد تشخیص و دریافت حالات طے ہوگی۔

درخواستیں بنام:۔ مطب حکیم مولوی قطب الدین قادیان۔ پنجاب

موسم سرما کی فائدہ مند تجارت

اس فرم کے کارکن احمدی ہیں۔ احمدیوں سے خاص رعایت بھی کی جاتی ہے

امریکن سیکنڈ ہینڈ مستعمل کوٹ، نیکٹ، پس کمبل وغیرہ تھوک نرخ پر منگوا کر قلیل سرمایہ سے منفعت بخش تجارت کریں۔ محنتی شخص اس کام سے سرما کے تین چار ماہ میں سال بھر کی روٹی آسانی سے پیدا کر سکتا ہے۔ مفصل لسٹ طلب کریں۔ محنتی ایجنٹ جو کمیشن پر کام کرنا چاہیں۔ جلد درخواست کریں۔

ایس رفیق بھائی۔ جنرل سپلائرز تھوک فروشان جیکب سرکل بمبئی

بعض پرائیویٹ قطعات اراضی قابل فروخت

اس وقت قادیان کی نئی آبادی کے تمام محلوں میں بعض اچھے اچھے موقع کے قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ مثلاً محلہ دار العلوم میں نصرت گرلز سکول اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے درمیان جو اس وقت رعایتی شرح سے نہایت ارزاں نرخ پر فروخت ہو رہے ہیں۔ یعنی بڑی سڑک پر بجائے ۳۰ کے ۲۵ فی مرلہ۔ اور اندرون محلہ بجائے ۲۰ کے ۱۵ فی مرلہ۔ محلہ دار الفضل میں ریلوے روڈ پر منڈی کے قریب۔ مسجد کے قریب۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قریب۔ جن کے بعض قطعات کے چاروں طرف راستے ہیں۔ اور آبادی کے وسط میں واقع ہیں۔ تفصیلات اور انکی قیمتیں بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت دریافت کی جا سکتی ہیں۔

المشتہر:۔ محمد احمد مولوی فاضل (پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب) قادیان

فوراً ضرورت ہے

(۱) ایک محنتی۔ ہوشیار۔ دیانتدار۔ نوجوان اکونٹنٹ کی جو ایک لمیٹڈ کمپنی کا حساب باقاعدہ رکھ سکے۔ کاروبار انگریزی میں ہوگا۔ ٹائپنگ اور کارسپانڈنس جاننے والے کو ترجیح دی جائیگی۔ خواہشمند اصحاب ذیل کے پتہ پر معہ نقول اسناد درخواست دیں۔ نیز کم سے کم تنخواہ جو انہیں منظور ہو ظاہر کریں۔ منتخب شدہ امیدوار کو ۵۰۰ روپیہ کی نقد ضمانت دینی ہوگی۔

ایک اردو پریس کے لئے

(۲) ایک خوشخط کاتب کی جس نے کسی اردو اخبار میں کام کیا ہو۔ (۳) ایک ہوشیار پریس مین کی جو لیتھو پریس کا کام بخوبی جانتا ہو اور پتھر وغیرہ درست کرنے میں کافی مہارت رکھتا ہو۔ نوٹ:۔ درخواست کے ساتھ کم سے کم تنخواہ اور عمر کی تصریح ضروری ہے۔

خواجہ عبد الرحیم احمدی۔ صدر بازار۔ ناگپور۔ سی۔ پی

قابل توجہ احمدی اطباء

معزز برادران:۔ میں آپ کی توجہ ایک طبی برادری کی طرف مبذول کراتا ہوں۔ جس کا نام انجمن خادم الحکمت ہے جو نہایت محنت سے طبی خدمات سرانجام دے رہی ہے۔ اور جس کے بانی حضرت استاذ الاطباء حکیم احمد الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ شاہدرہ ہیں۔ جن کی زیر نگرانی ایک نہایت وسیع دواخانہ جاری ہے آپ کا پہلا فرض ہے کہ ہمارے ساتھ رشتہ اتحاد قائم کریں اور اپنی ہر قسم کی طبی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ ہم تمام قسم کی دیسی و انگریزی۔ ہومیوپیتھک ادویات کے علاوہ سمیات نہایت ارزاں قیمت پر فروخت کرتے ہیں۔ ہماری قیمتیں دوکانداروں اور طبیبوں کی خاطر بہت کم ہیں۔ امید غالب ہے کہ آپ بھائی ہم کو خدمات کا موقع دینگے۔ مختصر فہرست سمیات پیش نظر ہے۔

سنکھیا سفید فی چھٹانک ۶/
تخم دھتورہ سیاہ فی چھٹانک ۲/
سنکھیا سیاہ مرغی ۱۲/
سنکھیا سرخ فی چھٹانک ۱۲/
مٹھا تیلیا سفید و سیاہ فی چھٹانک ۴/
دار چکنا سفید ڈلی فی چھٹانک ۱۵/
سنکھیا دودھیا فی چھٹانک ۸/
ہڑتال ورقی درجہ اول فی تولہ ۴/
سنکھیا زرد فی چھٹانک ۱۲/
رسکپور فی چھٹانک ۱۲/
کچلا بڑا دانہ ۱/

نوٹ:۔ ہر ایک آرڈر میں یہ ظاہر کرنا ضروری ہے کہ فلاں زہر فلاں مطب کے لئے درکار ہے۔

المشتہر:۔ حکیم مختار احمد
جنرل منیجر انجمن خادم الحکمت شاہدرہ لاہور

ضرورت ناطہ

ایک تعلیم یافتہ سید زادی کے واسطے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا تعلیم یافتہ اور صاحب حیثیت گھرانہ کا ہو۔ مزید حالات مجھ سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

مفتی محمد صادق ناظر امور خارجہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سنٹرل جیل لاہور کے متعلق ۱۰ اکتوبر کی خبر ہے کہ تقریباً ایک ہزار قیدیوں نے خوراک کے خراب ملنے اور باوجود شکایت کرنے کے تکلیف کے دور نہ کئے جانے پر بھوک ہڑتال کر دی ہے۔

مدنا پور کی یورپین آبادی نے اخبار سٹیٹسمین کلکتہ میں یہ بیان شائع کرایا ہے۔ کہ مدنا پور کے افسران کے اختیارات اس وقت تک ناکافی رہیں گے۔ جب تک ان لوگوں کے لئے ۴۸ گھنٹوں کے اندر پھانسی تجویز نہ کی جائے۔ جن کے قبضہ سے بلا لائسنس اسلحہ بارود وغیرہ برآمد ہو۔

ہندوستان اور جاپان کے باہمی معاہدہ تجارت کے متعلق غیر سرکاری وفدوں کی گفت و شنید کے متعلق شملہ سے ۱۰ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ جاپانی وفد کی تجاویز سے ہندوستانیوں کو بہت اختلاف تھا۔ اور جاپانی وفد اپنی تجاویز تبدیلی کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ اس لئے کانفرنس ٹوٹ گئی۔ اور معلوم نہیں پھر کب منعقد ہو۔

ٹوکیو سے ۱۰ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ سوویٹ گورنمنٹ نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ جاپان زبردستی چینی مشرقی ریلوے پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ جاپان گورنمنٹ کے چند ایک خفیہ کاغذات شائع کر دئے تھے۔ اس پر جاپان کے دفتر جنگ نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ سوویٹ اپنے الزامات کو واپس لے۔ ورنہ ڈپلومیٹک تعلقات منقطع کر دئے جائینگے۔ اور ریلوے کی گفت و شنید منقطع کر دی جائے گی۔

امریکہ کے محکمہ ہوائی کی تازہ رپورٹ مظہر ہے کہ امریکہ کے لوگوں نے پچھلے سال میں سب ممالک کے ہوابازوں سے زیادہ ہوائی سفر کیا۔ سارے سفروں کا مجموعہ ½ ۸ کروڑ میل سالانہ ہے۔ پچھلے سال ایک لاکھ ہوائی مسافروں نے سفر کیا۔

یورپ میں طلاق کی کثرت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ حال میں نیو کاسل کے ایک شخص مسٹر ماڈمن نے ایک عورت سے شادی کی ہے۔ جو اس سے قبل ۷۵ عورتوں سے باقاعدہ شادی کر کے ان کو طلاق دے چکا ہے۔

یورپ کی اقتصادی حالت اس خبر سے ظاہر ہے کہ ہالینڈ کے لاکھ پتیوں کی ۱۹۲۱ء میں تعداد ۱۳۰۶ تھی۔ مگر اب صرف ۲۴۹ رہ گئی ہے۔

انگلستان کے سرکاری اعداد و شمار کی بناء پر اخبار "پیپل" کے سپیشل نامہ نگار نے اندازہ لگایا ہے کہ اگر انگلینڈ کے تمام نوجوان لڑکے اور مرد شادیاں کر لیں۔ تو بھی دو لاکھ نوجوان کنواری لڑکیاں ایسی بچ جائیں گی۔ جن کے لئے خاوند نہیں مل سکیں گے۔

نئی دہلی سے ۱۰ اکتوبر کی خبر ہے۔ کہ ہفتہ مختتمہ اٹھائیس ستمبر میں کاشغر میں سخت جنگ ہوئی۔ ۲۱ ستمبر کو تنغانیوں نے پرانے شہر پر اور اس کے بعد ۲۶ ستمبر کو ترکی افواج نے جدید شہر پر حملہ کیا۔ اگلے دن تک لڑائی جاری رہی۔ یار قند جدید شہر ترکی افواج کے قبضہ میں ہے۔ اگرچہ پرانے شہر پر تونغانی افواج قابض ہیں۔

صوبہ دہلی کے دیہات میں گذشتہ طغیانی سے جو نقصان ہؤا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کم از کم ۲۷۶۳ مکانات مسمار اور دس ہزار اشخاص بے خانماں ہو گئے۔ سرکاری امدادی کمیٹی مصیبت زدگان کو امداد پہنچا رہی ہے۔ بیج اور مکانات تعمیر کرنے کے لئے نقد روپیہ کی صورت میں امداد کی جائیگی۔

بہری نگر سے ۸ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ میونسپل انتخابات کسی نتیجہ کے بغیر ختم ہو گئے۔ کیونکہ مسلمانوں نے انتخابات کا مقاطعہ کر دیا ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ گلینسی آئینی اصلاحات کی رپورٹ میں میونسپلٹیوں کے متعلق جو سفارشات کی گئی تھیں۔ ان کو عمل میں نہیں لایا گیا۔

سیالکوٹ سے ۸ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ موجودہ بیکاری کی وجہ سے امیر ہندو خاندان کے ایک بی۔ اے پاس نوجوان نے سیالکوٹ کے محکمہ دیوانی میں بطور پیادہ ملازمت اختیار کی۔

سول اینڈ ملٹری گزٹ اپنی تازہ ترین اشاعت میں لکھتا ہے۔ کہ شاہ افغانستان نے ڈاکٹر سر محمد اقبال۔ ڈاکٹر راس مسعود وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علیگڑھ اور سید سلیمان ندوی کو کابل آنے کی دعوت دی ہے۔ تاکہ کابل یونیورسٹی کے قیام میں وزیر تعلیم کو مدد دے سکیں۔

اسلامیہ کالج لاہور کی اصلاحی کمیٹی کی تحقیقات کے نتائج کے متعلق ۹ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ موجودہ پرنسپل ڈاکٹر برکت علی صاحب قریشی کی جگہ کسی انگریز کو پرنسپل رکھا جائیگا۔ علاوہ ازیں پروفیسروں میں بھی تبدیلیاں ہونیوالی ہیں۔

الہ آباد سے ۱۱ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ یو۔ پی کے کانگرسی لیڈروں کی کانفرنس میں اس بات کا اعادہ کیا گیا ہے کہ ملک کا پولیٹیکل منتہائے مقصود مکمل آزادی ہونا چاہئیے اور مکمل آزادی کے حصول تک جدوجہد جاری رہنی چاہئیے۔

برلن کی ایک خبر ہے۔ کہ ہٹلر کی حکومت چند جرمن طلباء کو ہندوستان بھیج رہی ہے۔ تاکہ وہ ہندوستان کی مختلف یونیورسٹیوں میں ہندوستانی تعلیم حاصل کر سکیں۔ اور ہندوستان کی قدیم تہذیب اور زبانوں سے واقف ہوں۔

زمیندار مورخہ ۱۳ اکتوبر ۳۳ء بعنوان "کوئمبٹور میں علامات قیامت" لکھتا ہے۔ "کوئمبٹور ۹ اکتوبر۔ ان ایام میں شہر میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا۔ جس کو دیکھ کر لوگوں کی آنکھوں کے سامنے قیامت کا منظر پھر گیا۔ سب لوگ اپنے کاروبار میں مصروف تھے۔ مطلع ابر آلود تھا۔ اچانک ایک ڈراؤنی آواز آئی۔ اور آسمان سے بادل کا ایک ٹکڑا پھٹ کر نیچے گر پڑا۔ جس سے شہر کے اکثر حصوں میں پانی ہی پانی ہو گیا۔ اور کئی مکانات بالکل گر گئے۔ تمام شہر میں اس واقعہ سے خوف اور ڈر کی لہر دوڑ گئی۔

لنڈن سے ۱۱ اکتوبر کی خبر ہے کہ سر چارلس کنگسفورڈ سمتھ مقامی وقت کے مطابق آج شام کو ۵ بج کر ۱۲ منٹ پر پہنچ گئے۔ اور انگلینڈ اور آسٹریلیا کے درمیان ہوابازی کے ریکارڈ کو ۴ گھنٹے پہلے پہنچ کر توڑ دیا۔

لاہور سے ۱۱ اکتوبر کی خبر ہے۔ کہ علاقہ رہتک میں تباہی کی وجہ سے تقریباً ایک لاکھ آدمی بغیر کپڑے اور جگہ کے بیٹھے ہیں۔ لوگوں کے ستر فیصدی مکانات گر گئے ہیں۔ مختلف خیالات کے لوگوں نے اپنے ان بھائیوں کی امداد کے لئے کام شروع کر دیا ہے۔

سنڈے گرافیکل کا نامہ نگار برلن سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ جرمنی خفیہ طور پر جنگ کی تیاریاں کر رہا ہے۔ ہوائی جہاز کافی تعداد میں تیار کئے جا رہے ہیں۔ زہریلی گیسیں۔ بم۔ اور دیگر آتشین اسلحہ جات تیار ہو رہے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر جنگ شروع ہو گئی۔ تو برطانیہ اور امریکہ فرانس کا۔ اور روس جرمنی کے ساتھ دے گا۔

سنٹرل بنک کراچی کے متعلق ۱۱ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ آج بھی روپیہ نکلوانے والوں کا بہت بڑا ہجوم تھا۔ بنک سے پندرہ لاکھ روپیہ نکلوایا گیا۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی ۱۰ اکتوبر کی خبر ہے۔ کہ موضع مرالی میں پولیس نے ایک مکان سے تین آدمی گرفتار کئے۔ جو جعلی روپے بنا رہے تھے۔ تین صد روپے اور روپیہ بنانے کی مشین قابو میں کر لی گئی۔

برما کی علیحدگی کے متعلق ۱۱ اکتوبر کو جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے سامنے بیان دیتے ہوئے سر سیموئل ہور نے کہا۔ کہ اگرچہ اس وقت اس سوال کا قطعی فیصلہ کرنا گورنمنٹ کے لئے نامناسب ہے۔ مگر میں خود اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ برما کو فوراً ہندوستان سے علیحدہ کر دیا جائے۔ برمی بھی علیحدگی کے خواہش مند ہیں۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی